# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۱۳ر دسمبر ۲۰۰۲ء — ۸ر شوال ۱۴۲۳ ہجری قمری ۱۳ر فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۵۰


## بہترین امام

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

**جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مُردہ مذہب ہے۔ ہمّت کے ساتھ خدا تعالیٰ کو تلاش کرو گے تو اسے پا لوگے۔**

ایک ہندو نے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں عرض کی کہ سچے مذہب کی شناخت کیا ہے؟ دنیا میں اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا ہے؟ حضور نے فرمایا:

"جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔ انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا پھرتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کرے گا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سوئے۔ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا گیا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائے گا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا۔ ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے۔ جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جاوے انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام اُن کو حاصل نہیں۔

یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ دراصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شئے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر، لعل یا موتی مل جاوے تو وہ حد درجہ اس کو دو چار پیسہ میں فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانا۔ وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹ نہ بولو اور سچی گواہی دو اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔

آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے خوف سے شروع ہوتا ہے اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے۔ پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہئے جس سے خدا تعالیٰ کی معرفت اور گیان بڑھ جائے اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے۔ جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے۔ دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کو پہچانا ہی نہیں۔ اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے۔ مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے جس کو چاہے قوت عطا فرمادے۔ اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ کو تلاش کرو گے تو اسے پا لو گے"۔(ملفوظات جلد نمبر ۹ صفحہ ۳۶۔۳۸۔ مطبوعہ لندن)

## اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے مبارک فرمائے اور عید کی سچی و دائمی خوشیاں نصیب فرمائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک اور محبت بھرے سلام کا تحفہ

## حضور ایدہ اللہ نے عید الفطر کی نماز پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا

### (مسجد فضل لندن میں رمضان المبارک کے آخری روز اجتماعی دعا اور عید الفطر کی مبارک تقریب)

احباب جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی والی فعّال لمبی زندگی کے لئے دردمندانہ دعاؤں، صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں

(لندن۔۶ر دسمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق اطلاعات ایم ٹی اے پر اعلانات اور سرکلرز کے ذریعہ احباب جماعت کو پہنچائی جاتی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ احباب دلی محبت اور خلوص کے ساتھ حضور انور کی صحت و سلامتی والی فعال زندگی کے لئے دردمندانہ دعاؤں میں مصروف ہیں۔ گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم

کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی طبیعت بہتر رہی۔ حضور انور دفتری امور کی ادائیگی کے علاوہ انفرادی و فیملی ملاقاتیں بھی فرماتے رہے اور بعض نمازوں کے لئے مسجد فضل میں بھی تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ ۳؍دسمبر کو حضور ایدہ اللہ ہسپتال تشریف لے گئے جہاں سرجن جنہوں نے اپریشن کیا تھا، نے حضور کا معائنہ کیا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ خون کی جو نالی کھولی گئی تھی وہ تسلی بخش طور پر کام کررہی ہے۔ الحمد للہ۔ نیز بحالیٔ صحت کی رفتار بھی تسلّی بخش ہے۔

۵؍دسمبر جمعرات کا دن برطانیہ میں رمضان المبارک کا آخری روز تھا اور احباب کثیر تعداد میں مسجد فضل لندن میں ہونے والی اختتامی دعا میں شامل ہوئے۔ احباب جماعت عالمگیر اور بالخصوص مسجد فضل لندن میں موجود احباب کی اس وقت خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ قبل دوپہر قریباً گیارہ بجکر پچاس منٹ پر مسجد میں تشریف لائے اور حسبِ روایت رمضان المبارک کے آخری روز کی اجتماعی دعا کروائی۔

دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ نے مختصراً تمہیدی کلمات میں احباب کو عالم اسلام میں باہمی وحدت اور اتفاق پیدا ہونے اور دجال کے برے منصوبوں اور فتنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اسی طرح حضور انور نے اسلام کے نام پر ستائے جانے والوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی جن میں سب سے اول تو جماعت احمدیہ ہے مگر اس کے علاوہ چیچنیا، فلسطین اور کشمیر وغیرہ مختلف خطوں کے لوگ بھی ہیں۔ اسی طرح جماعت کے ابتلاؤں کے دور کے ختم ہونے اور اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعائیں پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ اسی طرح واقفین زندگی اور وقف نو کے مجاہدین، تمام افراد جماعت احمدیہ عالمگیر، شہدائے احمدیت اور ان کے پسماندگان، اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اہل و عیال، تحریک جدید، وقف جدید اور دیگر مالی تحریکات میں قربانی کرنے والے مخلصین کے لئے، خدمت پر کمربستہ جماعت عالمگیر کے تمام کارکنان و کارکنات کے لئے، تمام مصیبت زدگان کے لئے، مردوں اور عورتوں کے ازدواجی اور خاندانی جھگڑوں سے نجات کے لئے، بے اولاد لوگوں کے لئے، آنحضرت ﷺ کی آل کے لئے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

ایک لمبی علالت کے بعد پیارے آقا کو اپنے اندر موجود پاکر تمام احباب کے دل جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے معمور تھے وہاں جذبات سے مغلوب ہوکر سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ پیارے آقا نے مختلف دعاؤں کے لئے تحریک کرنے کے بعد آخر پر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ اور چونکہ نماز ظہر کا وقت شروع ہوچکا تھا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

۶؍دسمبر کو حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لندن میں نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تمام احباب جماعت کو دلی عید مبارک اور محبت بھرے سلام کا تحفہ دیتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے مبارک فرمائے اور عید کی سچی و دائمی خوشیاں نصیب فرمائے۔ حضور انور نے اجتماعی دعا سے قبل شہدائے احمدیت اور ان کے پسماندگان اور اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اعزہ و اقارب کو دعا میں یاد رکھنے کی خصوصی تحریک فرمائی۔

رمضان کے آخری روز کی اجتماعی دعا اور عید الفطر کی تقریب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہوئی۔ اور یوں کروڑوں احمدی اپنے محبوب امام کی زیارت اور آپ کے کلمات مبارکہ سے مشرف ہوئے اور انہوں نے آپ کی اقتدا میں عالمی دعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و تندرستی والی فعال لمبی زندگی کے لئے صدقات، نوافل اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام عوارض کو کلیۃً دور فرمادے، کسی قسم کی تکلیف اور کمزوری کا کوئی اثر باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تمام مہمات دینیہ عالیہ میں حضور انور کو عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

## دے اس کو معجزوں سے پیارے شفا شفا

ہر چشمِ نم سے اشک کے دھارے ! دعا دعا
ہر دل تڑپ تڑپ کے پکارے ! شفا شفا

ہر بیقرار آنکھ ہے تجھ کو ہی دیکھتی
ہر سر ہے سجدہ ریز ، پکارے ، خدا ! خدا!

امواجِ غم میں کشتیٔ دستِ دعا ہے آس
ہیں ڈوبتے دلوں کے سہارے ! دعا دعا

اے میرے چارا گر ، اے مرے کارسازِ غم !
اے میرے سارے پیاروں سے پیارے خدا، خود آ!

وہ شخص جو مریضِ غمِ عشق ہے ترا
دے اس کو معجزوں سے پیارے شفا شفا

تجھ کو تری مجیب صفت ذات کی قسم!
دیکھ اپنے بیکسوں کے اشارے ! شفا شفا

یہ سسکیاں ہیں مانگتی رحمت کی لوریاں
دے دے تسلیوں کے "ہلارے" ذرا ذرا

اے احمدی! تو اٹھ کہ تری جان ہے بیقرار
ہے فرض تیرا تجھ کو پکارے ! دعا دعا

چشمِ صدف سے اشک کے موتی نکل نکل!
لہروں سے مل کے ڈھونڈ ، کنارے لگا لگا

(ضیاء اللہ مبشر)

## منتخب اشعار از کلام سلیم شاہجہان پوری صاحب

وہ رگِ جاں سے بھی نزدیک ہے از روئے یقیں
کاش توفیق ملے میں رگِ جاں تک دیکھوں
ذوقِ نظارہ کو بیدار تو کر لوں پہلے
یہ جہاں چیز ہے کیا باغِ جناں تک دیکھوں

غم کے شعلے مری ہستی کو تپا دیتے ہیں
قدر و قیمت مرے اشکوں کی بڑھا دیتے ہیں
جذبۂ غیظ کو ہم دل سے مٹا دیتے ہیں
گالیاں کھا کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

# دینی علوم کی تدریس کے بعض طریق

(الطاف قدیر ۔ کینیڈا)

اے میرے رب! میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ اے ازلی ابدی خدا! مجھے زندگی کا شربت پلا۔

بحر علم و عرفان کے ادراک کی ایک طویل داستان ہے جو اس کائنات کے نادیدہ صفحات پر کئی شکلوں میں درج ہے۔ اشرف المخلوقات کو ان میں سے بہت سی گتھیوں کو سلجھانے کا شرف بھی ملا ہے اور بہت جگہوں پر متعدد سوال وجواب کے منتظر ہیں۔ نت نئے علوم پر دسترس اور ان کی مؤثر آموزش نے قوموں کے عروج و زوال، معاشرتی و معاشی تغیرات اور روحانی انقلاب میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

ٹورانٹو اسٹار نے اپنی ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے حوالہ سے یہ نکتہ واضح کیا ہے کہ جن ایشیائی ممالک مین عالمی مالی بحران کے باوجود بہت اقتصادی ترقی ہوتی رہی ہے اس کی بڑی وجہ ان ممالک کا اعلیٰ نظام تعلیم بھی ہے۔ اسی طرح 'ریڈرز ڈائجسٹ' کے کینیڈا میں شائع ہونے والے مئی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں بھی صفحہ ۲۵ تا ۳۰ کینیڈا کے معیار تعلیم کے تنزل کا مفصل تجزیہ ہے۔ کیا تعلیم میں طلبہ کو مرکز (Child Centred Learning) ہونا چاہئے یا بنیادی تعلیم (Back to Basis) کے پرانے طریق کو برقرار رکھا جائے۔ دونوں خیالات کے حامیوں کی طرف سے بحث زور پکڑ رہی ہے۔ یہ بجا کہ اچھے نظام تعلیم کے لئے اقتصادی نظام کی ترقی بھی ضروری ہے مگر گہرائی سے دیکھیں تو سائنسی اور علمی ترقیات، نظام تعلیم اور نظام معیشت از خود ایک بڑے نظام کو مضبوط بنانے کی کڑیاں ہیں۔ قوموں کی روحانی اور مادی ترقی میں نظام تعلیم از خود بہت سے عوامل پر لازم و ملزوم ہے لیکن اس کی ابتداء وہ ﴿اِقْرَاْ﴾ کی صدا ہے جو اُمّی کو علم کا شہر بنا کر عظیم الشان روحانی، علمی، معاشرتی، اقتصادی اور سائنسی ترقی کے انقلاب برپا کرتی ہے۔ عصر حاضر میں ایسے ہی وسیع الاثر انقلاب کے لئے نافلۂ مہدیٔ دوراں کی جانب سے کئی تحریکات کی بازگشت آسمانوں کو چھو کر لہروں کے دوش پر ہمارے دلوں کو کہہ رہی ہے ۔

نظام عالم بدل کے رکھ دیں، نظام نو کے ستون بن کر
جو سمجھیں خدام احمدیت، مرا کنایہ، مرا اشارہ

اس علمی جہاد میں ہر عمر کی سعید روح نمایاں حصہ لے سکتی ہے چونکہ آنحضرت ﷺ پر قریباً ۵۵ برس کی عمر میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾۔ اور یوں علم میں اضافہ کے ساتھ تعلیم کے ایک جاری رہنے والے عمل (Continuing Education) کی جانب اشارہ ہے۔

اگرچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد مواقع پر تحصیل علم کے بارہ میں مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے تاہم ۸ر جولائی ۱۹۹۱ء بمقام ٹورانٹو، کینیڈا حضور ایدہ اللہ نے ایسے اساتذہ تیار کرنے کی تحریک فرمائی جو مزید اساتذہ تیار کریں اور یوں اتالیق کی شمع سے شمع روشن ہوتے ہوتے کم وقت میں عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو جائے۔

اسی طرح تعلیم اور تربیت کا ایک اور وسیع میدان 'واقفین نو' کی تحریک سے اہمیت حاصل کر رہا ہے۔ مختلف ممالک میں کئی اقسام کے تعلیمی پس منظر میں پروان چڑھنے والے افراد کے آباد ہونے سے روحانی علوم کی تدریس کے لئے بھی ایسی حکمت عملی کی ضرورت ہے جو فروغ علم اور تحصیل علم کے عمل کو نئے حالات سے ہم آہنگ کر کے مقاصد تعلیم کا حصول آسان بنادے۔

تعلیمی عمل کے کئی نازک پہلو ہیں اور بسا اوقات تمام پہلو ذہن میں نمایاں نہ ہونے سے تقابل نظام تعلیم کے بارہ میں کئی غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

کسی نظام میں معلومات کو رٹ لینے کی زیادہ اہمیت ہے تو کہیں تصورات کی گہرائی کو سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔ کہیں ڈیڑھ اور اڑھائی کے پہاڑے یاد کرنے زیادہ اہم ہیں تو کہیں یہ وجہ جاننا ضروری ہے کہ تین جمع تین اگرچہ (٦) ہے تو تین ضرب تین کیونکر نو (۹) ہے۔ کہیں زبان سیکھنے کے لئے قواعد اور الفاظ معنی یاد کرنے کو بہتر خیال کیا جاتا ہے تو کہیں تمام مضامین میں زبان کو عملی زندگی کے معنی سے قریب کر کے سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ طلبہ میں نظم و ضبط قائم رکھنے کے طریق میں بھی سختی اور منطقی گفتگو سے سمجھانے کے مختلف انداز شامل ہیں۔ کہیں مخصوص سوالوں کا جواب کاغذ پر منتقل کرنا تکمیل امتحان ہے تو کہیں امتحان کے عدم انعقاد سے بنیادی مقاصد تعلیم (یعنی پڑھنا، لکھنا اور حساب کرنا (Three R s) بھی پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ کہیں تعلیم کا مرکز صرف استاد ہے تو کہیں تعلیم کا مرکز محض طلبہ ہیں۔ افراط و تفریط کے ان پیچیدہ نظاموں میں روحانی علوم کی تدریس محض کسی ایک طرز کے انداز سے بڑھ کر جامع ہونی چاہئے۔ زیر نظر مضمون میں چند طریق پیش کئے جا رہے ہیں جنہیں ضرورت کے لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے۔

## پیشہ وارانہ مہارتوں کے حامل اساتذہ کی تیاری

تعلیم دینے کے کام میں اگرچہ جدید ایجادات سے بہت ترقی ہوئی ہے مگر معلمین کی اہمیت بہرحال تسلیم شدہ ہے۔ کہیں یہ فریضہ انبیاء اور ان کے جانشین ادا کرتے ہیں تو کہیں والدین، عزیزان اور دوستوں میں سے بھی بعض بعض کو تعلیم دینے کا کام کرتے ہیں۔ دوسری طرف تعلیمی اداروں میں باقاعدہ تربیت یافتہ معلمین بھی اپنے شاگردوں میں قدرت کے ودیعت کردہ علم و فہم کے بیج کو ایسا ماحول فراہم کرتے ہیں کہ جس سے یہ بیج پروان چڑھ کر پودا بنتا ہے۔ اور اس کے پھول و پھل کی مہک سے نیا معلم اور بیرونی ماحول بھی لطف اٹھاتا ہے۔

چونکہ اساتذہ کی شخصیت اپنے شاگردوں کو کئی جہتوں سے متاثر کرتی ہے لہذا استاد بننے والون کی شخصیت میں مخصوص اوصاف کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اتالیق کی شمع سے شمع روشن کرنے کے اس کام کے لئے موزوں شخصیت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے ۔ شاگردوں کو ذہنی حفظان صحت (Mental Hygiene) سکھانے کی لذت اگر خود محسوس کی ہو تو سمجھانے کا اسلوب بھی زیادہ دلنشین ہو جاتا ہے۔ دعائیں ساتھ ساتھ ہوں تو یہ مراحل تائید الٰہی سے آسان ہوتے جاتے ہیں اور بشری تقاضوں پر خدا تعالیٰ کی ستاری پردہ ڈال دیتی ہے۔

جہاں معلّمی کے لئے اُس شعبۂ علم پر دسترس ضروری ہے جس کی تدریس مقصود ہے وہاں چند اور علوم کو سیکھنے سے اس شعوری ارتقاء کے کام کو زیادہ خوش اسلوبی اور آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

## تعلیمی نفسیات

نفسیات کی وہ شاخ جو تعلیمی امور سے بحث کرتی ہے اس کا مطالعہ علم التعلیم میں ایسا ہی مقام رکھتا ہے جیسے طبیب بننے والے کو علم الابدان سے جملہ عوامل جسمانی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ چونکہ آج بھی انسانی دماغ کی کارکردگی کے بارہ میں انسان بہت سے سوالوں کا جواب حاصل نہیں کر سکا لہذا زور شور سے تحقیق کا کام جاری ہے تاہم آج کا انسان ذہنی آموزش کے عمل کے بارہ میں کسی حد تک معلومات رکھتا ہے اور ان سے واقفیت یقیناً مفید ہے۔

## تاریخ تعلیم

اپنے ارتقاء کی داستان از خود مستقبل میں کارکردگی بہتر بنانے کے لئے مشعل راہ بنتی ہے۔ بالخصوص روحانی شخصیات نے اس بارہ میں کیا خدمات انجام دیں، ان کا مطالعہ عصر حاضر میں ایسی خدمات بجالانے کے لئے محرک ثابت ہو سکتا ہے۔

## فلسفۂ تعلیم

مختلف فلسفے بھی نظام تعلیم کے لئے راہ متعین کرتے ہیں ۔ ان سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اسلامی نظام تعلیم کا مطالعہ بھی دلوں کو اسلام کی سچائی کا نور اس رنگ میں عطا کرتا ہے کہ اس کی ترویج آسان ہو جاتی ہے ۔ مختلف فلسفوں کے موازنہ اور تقابل کا شعور بھی پیدا ہوتا ہے۔

## تعلیمی تحقیق اور نظام کی جانچ

ایک ہی طرح کے مقاصد تعلیم کے باوجود ہر ماحول، ضرورت، طلبہ / طالبات کی عمر، شخصیت، ثقافتی اثرات، معاشی اور معاشرتی حالات کے باعث نظام تعلیم کا مسلسل تحقیق کے عمل سے گزرنا، معیار تعلیم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اساتذہ کو باقاعدہ سند یافتہ ہو جانے کے باوجود بھی گاہے گاہے ایسے پروگراموں میں جانا ہوتا ہے جہاں نئی تحقیق کی روشنی میں اساتذہ کو نئے انداز سے اپنے مسئلوں کا حل کرنا سمجھ میں آتا رہے۔ نفسیات اور شماریات کی مدد سے ایسے تجزیاتی کلیات بنائے جاسکتے ہیں جن سے دینی علوم سکھانے اور سیکھنے والوں کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے معین راہنمائی ملے۔

## مماثلت روحانی و مادی علوم

تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

نئی ایجادات، تحقیقات اور علمی تجزیات کے فروغ میں مماثلتی نکات کی تلاش اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اساتذہ اور طلبہ کی سوچ کو اس انداز میں پروان چڑھانے کے لئے مثالوں اور مشقوں سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس بارہ میں مواد تیزی سے منظر عام پر آیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے اساتذہ میں شعور مزید بیدار ہو سکتا ہے کہ وہ کسی تخلیق یا ایجاد کا قرآن کریم، احادیث یا دیگر دینی کتب سے کس طرح ارتباط ظاہر کریں ۔ اس طرح تعلیم حاصل کرنے والوں میں اس علم کے ادراک کا مزید ولولہ بڑھتا ہے۔ اور اسلام کی حقانیت کے لئے نت نئے نکات تلاش کرنے والے اذہان تیار ہوتے ہیں۔ دنیاوی علوم کی تعلیم کے دوران بھی دینی علوم سے مماثلت تلاش کرنے کے رجحان کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ بعض تفریحی نوعیت کے کاموں میں بھی یہ پہلو نمایاں کیا جا سکتا ہے ۔ مثلاً بعض سائنسی فلموں کو قدرت کے حسین اور حیرت انگیز نظاموں کے پہلو سے دیکھ کر خالق دو جہاں کے لئے محبت ابھاری جاسکتی ہے۔

## شخصی انفرادیت کا ادراک

ماہرین نفسیات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جس طرح ہر شخص کے انگلیوں کے نشان (فنگر پرنٹ) مختلف ہوتے ہیں اسی طرح ہر شخصیت کے بننے میں مختلف عوامل مثلاً توارث، ماحول، ذاتی پسند ناپسند، ذہنی رجحانات ، معاشی و معاشرتی حالات وغیرہ کی کمی بیشی کے سبب الگ الگ شخصیت تشکیل پاتی ہے۔ اسی طرح استاد اور والدین کے مد نظر یہ رہنا چاہئے کہ اس کی ہر کاوش کا نتیجہ تمام شاگردوں پر یکساں نہیں نکلے گا ۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے بعض تعلیمی نظاموں میں ایک موضوع کو پڑھانے کے نت نئے انداز ایک ہی کلاس میں اپنائے جاتے ہیں۔ ہر شاگرد اپنے سیکھنے کی رفتار اور رجحانات کے لحاظ سے علم اخذ کرتا ہے اور یوں زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات اسباق سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اس عمل میں بنیادی اصول یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ سیکھ سکتا ہے البتہ استاد کے انداز تدریس، نصاب اور تدریسی اعانت میں اتنی وسعت اور لچک ہونی چاہئے کہ وہ سیکھنے والوں کے

مزاج سے حتی المقدور ہم آہنگ ہو سکیں۔ طلبہ وطالبات کی صلاحیتوں کے گلدستہ میں مختلف پھولوں کی شناخت کے بغیر انہیں چھوڑ دینے سے بعض اوقات اچھے ذہنوں کو صحیح طرح پروان چڑھنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ تعلیمی نفسیات کی کتب میں انفرادی اختلافات کے عنوان کے تحت اس بارے میں مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایک دفعہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنے بڑے بیٹے مکرم احمد سلام کو سائنس کے مضامین پڑھنے کی ترغیب دی لیکن احمد سلام نے سائنس میں کوئی دلچسپی نہ لی اور اکنامکس کے مضامین پڑھنے میں شوق ظاہر کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحبؓ سے اس بات کا ذکر کیا تو حضرت ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا: "ڈاکٹر صاحب اگر دنیا کے سارے طالبعلم سائنسدان بن جائیں تو دنیا تو ختم ہو جائے گی۔ آپ عزیزم احمد سلام کو اکنامکس پڑھنے دیں انشاء اللہ اسی میں چمکے گا۔ آپ اس کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں والدین کی دعائیں تیر کی طرح سیدھی نشانہ پر لگتی ہیں"۔ عزیزم احمد سلام نے ایم اے اکنامکس میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ۔ دسمبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۴۸)

## تخیلات اور تصورات کی تشکیل کا عمل

ذہن انسانی میں خیالات اور تصورات کیسے قائم ہوتے ہیں، نئے افکار کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ اس بارہ میں قدیم دور ہی سے نظریات پیش کئے جارہے ہیں۔ علم الابدان، کیمیا، طب، نفسیات اور الہامی علوم کی روشنی میں کئی زاویہ ہائے نظر کے تجزیات ممکن ہیں۔

اس بارہ میں ایک نظریہ محرک اور رد عمل کی بنیاد پر ہے۔ اس کی رو سے ہم ایک ہی طرح کی صفات رکھنے والی چیز یا تصور کے بارہ میں کسی خاص لفظ یا اصطلاح سے اس طرح کی تمام چیزوں کو ایک گروہ کے طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً ہم لفظ "پرندہ" سے اپنے ذہن میں ایک خاص چیز کی شناخت رکھتے ہیں (مثلاً اس کے پر ہوں، صلاحیت پرواز ہو، انڈہ وغیرہ) اور جب یہ لفظ استعمال ہو تو اسے اس کی تمام اقسام پر محیط کرکے ایک ہی معنی سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک نئے پرندے کا تصور متعارف کرواتے ہوئے ہم اس کی ایسی عام صفات اجاگر کر سکتے ہیں جس سے سیکھنے والوں کے ذہن میں پرندوں کی ایک نئی قسم اور ذہن میں پہلے سے موجود پرندے کی عام صفات میں ایک تعلق بن جائے۔ اسی لئے اسے Association Theory کہتے ہیں۔ روحانی علوم کی تدریس کے اعتبار سے ایک مثال یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جس طرح لفظ "مربی سلسلہ" سے ذہن میں ایک خاص تصور قائم ہے۔ اگر کسی کے بارے میں تعارف کروایا جائے کہ وہ بھی اس منصب پر فائز ہیں تو ذہن میں قائم "مربی سلسلہ" کے عام تصور سے اس شخص کے مقام کا بھی تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی طریقہ سے روحانی علوم کے کئی موضوعات کی تدریس ممکن ہے۔ اس امر کی خاص ضرورت ہے کہ تدریس کے دوران جہاں تک ممکن ہو تصاویر، اشکال اور چارٹ وغیرہ سے مدد لی جائے۔ دینی علوم کی تدریس کے لئے اس بارہ میں معلمین کو اسباق کی تیاری کے لئے کچھ ابتدائی کام کرنا ہوگا۔

تصورات کو ابھارنے کے لئے ایک اور نظریہ مفروضے کی جانچ پر مبنی ہے۔ اسے Hypothesis-Testing Theory کہتے ہیں۔ بعض ماہرین نفسیات کا خیال ہے کہ اس طرز تدریس کا اطلاق تجربہ گاہوں تک تو وسیع سطح پر ہوتا ہے مگر روزمرہ زندگی میں اس انداز سے تصورات باندھنے کا عمل قدرے کم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انسانی ذہن کئی معاملات کے حل میں مفروضہ کی جانچ کا عمل باضابطہ مراحل سے گزرے بغیر کرتا ہو۔ مذہبی علوم کی تدریس میں عقائد پر بحث کے عمل میں مفروضہ کی جانچ کی بہت سی مثالیں سامنے آتی ہیں۔

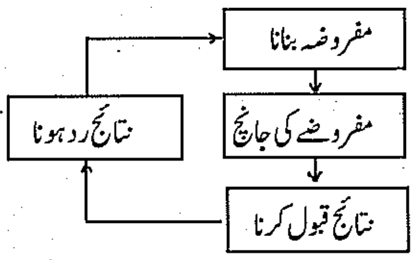


تصورات ابھارنے کے لئے ایک اور نظریہ کی رو سے ہم اپنے ذہن میں تصورات کو مثالوں کی مدد سے ڈھالتے ہیں نہ کہ تجریدی قواعد کے مطابق ذہن میں تصورات کی شناخت کرتے ہیں۔ اسے Exemplar Theory کہتے ہیں۔ اس نظریہ کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ہم عام طور پر ذہن میں کوئی تصور پہلے سے موجود زیادہ واضح اور ملتی جلتی مثال کے سانچہ میں سمجھتے ہیں۔ اس عمل میں پہلی مثال کو Prototype یا ابتدائی نمونہ کا نام دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمارا 'مچھلی' کے بارہ میں تخیل دراصل سالمن، روہو وغیرہ کی جھلک سے ملتا ہوا ہو سکتا ہے لیکن ہمارا تصور کسی تجریدی پیمانے پر ہونے کے امکان کم ہیں۔ مثال کے طور پر 'مچھلی' کے گلپھڑے ہوں، مخصوص دُم ہو، پانی میں تیر سکے وغیرہ کے پیمانہ سے ہمارے تصور کی جھلک کم ہوتی ہے۔

تدریس کے مراحل کی گہرائی میں ہم مثالوں کے سہارے مزید تصورات کا تجریدی پہلو دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ہم پوچھیں کہ کیا چڑیا ایک پرندہ ہے؟ اور پینگوئن (Penguin) ایک پرندہ ہے؟ تو عام طور پر لوگ پہلے سوال کا جواب جلدی سے "ہاں" میں دیں گے لیکن دوسرے سوال کے جواب میں ذرا تذبذب سے کام لیں گے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ چڑیا ایک پرندے کے طور پر پینگوئن سے زیادہ معروف ہے۔ لہذا تجریدی پیمانہ پر صفات کے موازنہ کی نسبت ہمیں ایک مثالی پرندے کی ذہن میں شناخت زیادہ آسان معلوم ہوتی ہے۔

ان نظریات اور دینی علوم کے نفس مضمون کی تدریس کے لحاظ سے تعلیم میں اہم کام مثالوں کے تصوراتی ربط، اشکال، تصاویر اور زبان کا برمحل استعمال ہے۔ لہذا اساتذہ بچے کی استعداد کے لحاظ سے تجریاتی قوتوں کو ابھاریں اور انہیں مسائل کے حل کی مشق مختلف طریقوں سے کروائیں۔ اس بارہ میں دلچسپ کھیل بھی ایجاد کئے جاسکتے ہیں تاکہ ایک ہی تصور کا ذہن میں ربط کئی علمی کاوشوں سے مزین ہو جن پر نظر پڑنے سے تصورات کا اعادہ ہوتا رہے۔ طلبہ وطالبات کا جذبہ ابھارنے کے لئے ان کے تیار کردہ چارٹ یا مضمون وغیرہ کو کلاس میں نمایاں جگہ پر آویزاں کرنا بھی اچھا طریق ہے۔ مذکورہ نظریات سے ایک بات یہ بھی اخذ کرنی چاہئے کہ بچے کے سوال کے پیچھے ذہن کے مزید خیالوں کے تعلق بھی ہو سکتے ہیں۔ اچھی تدریس میں معلم کا طلبہ وطالبات کے ذہنوں کو پڑھ کر انہیں پڑھانا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یوں معلمی ایک ایسا فن ہے جس میں مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔

اگر ہم دینی علوم کی تدریس صرف تجریدی صفات سے کریں تو بچوں کو تصور ابھارنے میں مشکل ہو گی۔ اس عمل کو آسان بنانے کے لئے معنوی آموزش (Meaningful Learning) سے مدد لی جانی چاہئے۔ جس میں مثالیں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظاہری نظام اور روحانی نظام میں ایک شدید مماثلت اور مشابہت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور بار بار روحانی عالم کے سمجھانے کے لئے جسمانی عالم کی مثالیں دیتا ہے۔ کبھی الہام کو پانی کے مشابہ قرار دے کر اس کے اثرات اور کلام الٰہی کے اثرات کی مشابہت کو پیش کرتا ہے، کبھی زمین و آسمان کے تعلقات سے روح اور جسم کے تعلقات پر روشنی ڈالتا ہے، کبھی روشنی اور آنکھ کے تعلقات سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اندرونی قابلیتوں کے بغیر صداقت نفع نہیں دیتی۔ غرض بیسیوں بلکہ سینکڑوں سبق جسمانی نظام سے حاصل کرنے کے لئے وہ ہمیں توجہ دلاتا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۹)

مذکورہ نظریات تدریس سے حضرت مصلح موعودؓ کے اس حوالہ کو ملائیں تو یہ بھی ارتباط کی بڑی اچھی مثال ہے جس کی مدد سے دینی علوم کی جدید انداز سے تدریس کے بہت سے طریقے اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ دینی علوم کی تدریس میں ایک ہی عقیدہ کے کئی جزو ہوتے ہیں لہذا مثالوں کا انتخاب بڑی احتیاط چاہتا ہے۔ اس طریق کو سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل الفاظ پڑھیں تو یوں لگتا ہے کہ دعا کا تصور نئے معنی کے ساتھ ذہن میں اتر رہا ہے۔

"جب ہم فکر کے ذریعہ سے یا کسی اور طریق جستجو کے ذریعہ سے کسی تدبیر اور علاج کو طلب کرتے ہیں یا اگر ہم طلب کرنے میں احسن طریق کا ملکہ نہ رکھتے ہوں یا اگر اس میں کامل نہ ہوں تو مثلاً غور وفکر کے لئے کسی ڈاکٹر کو منتخب کرتے ہیں اور وہ ہمارے لئے اپنی فکر اور غور کے وسیلہ سے کوئی احسن طریق ہماری شفا کا سوچتا ہے۔ تب اس کو قانون قدرت کی حد کے اندر کوئی طریق سوجھ جاتا ہے جو کسی درجہ تک ہمارے لئے مفید ہوتا ہے۔ تو وہ طریق جو ذہن میں آتا ہے وہ درحقیقت اس خوض اور غور وفکر اور توجہ کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو ہم دوسرے لفظوں میں دعا کہہ سکتے ہیں کیونکہ فکر اور غور کے وقت جب کہ ہم ایک مخفی امر کی تلاش میں نہایت عمیق دریا میں اتر کر ہاتھ پیر مارتے ہیں تو ہم ایسی حالت میں بہ زبان حال اس اعلیٰ طاقت سے فیض طلب کرتے ہیں جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز وگداز کے ساتھ مبدءِ فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پاکر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے۔ اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا، ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدءِ فیض کو شناخت کرکے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۲)

اس حوالہ کو غور سے پڑھیں تو دعا کے معنی میں نئی وسعت ذہن میں ابھرتی ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی نے ۲۱ر دسمبر ۱۹۸۷ء میں موجدوں کی میونخ میں ایک کانفرنس کا ذکر کیا ہے۔ موجدوں نے اپنے ذہن میں اچانک مسئلے کا حل آنے کا ذکر کیا جسے "لمحاتی تخیل" یا Momentry Brain Wave بھی کہتے ہیں۔

تدریس کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ کتاب کے اہم حصہ کو پڑھ کر اس کے مضمون کے لحاظ سے چارٹ بنا کر تصور کے اہم حصوں کو نمایاں کیا جائے۔ یہ اشکال کئی قسم کی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً

(۱)

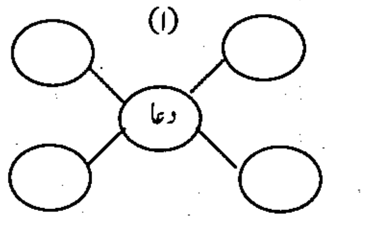


(۲)

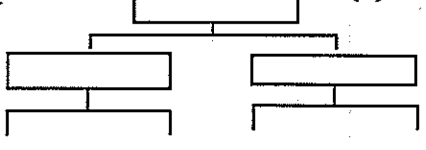

(۳)

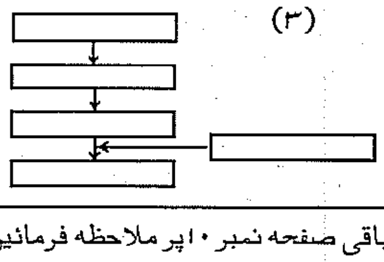

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**تمام مذاہب کا آخری مقصد اللہ سے بندے کی محبت پیدا کرنا ہے اور ایسا انسان جو اللہ سے محبت کرنے لگے۔ وہ اس کی مخلوق سے لازماً محبت کرتا ہے اور اسی کا نام Peace ہے۔**

**امن کی راہ اس کے سوا کوئی راہ نہیں کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ امن میں آجائے۔**

**ذکر الٰہی کی جان نماز میں ہے۔ نماز کو ترک کر کے ذکر کا تصور ایک جھوٹ اور ڈھکوسلہ ہے۔**

**ذکر الٰہی اختیار کریں۔ ویسا ذکر جیسا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اختیار فرمایا اور جیسا کہ آپ کے صحابہؓ نے آپؐ سے سیکھا۔**

(آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کے ذکر کی چند روشن مثالوں کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ یکم اپریل ۱۹۹۴ء بمطابق یکم شہادت ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام بیت النور، ننسپیٹ، ہالینڈ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ. فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ . ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ . وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (سورة الزمر:۲۳-۲۴)

ان آیات کا ترجمہ اور اس مضمون سے متعلق کچھ تشریح کرنے سے پہلے میں چند اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ آج بھی دنیا بھر میں مختلف جگہوں پر کچھ اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں، کچھ جلسے ہو رہے ہیں اور کچھ اور مختلف نوع کی کلاسز جاری ہیں مثلاً جرمنی میں اس وقت بوزنین نو احمدیوں کی ایک تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے اور اللہ کے فضل کے ساتھ وہاں کثرت کے ساتھ نئے شامل ہونے والے بوزنین مسلمانوں کی تربیت کے ہر سطح پر انتظام جاری ہیں۔ اور یہ کلاس جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ بھی ان انتظامات کا ایک حصہ ہے۔ پھر قیادت ضلع جہلم کے زیر اہتمام خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع ہے جو ۳۱ر مارچ سے شروع ہو کر آج یعنی یکم اپریل کو اختتام پذیر ہوگا۔ جماعت احمدیہ فجی کا جلسہ سالانہ اور یوم مسیح موعود اور صد سالہ جشن تشکر درباره پیشگوئی کسوف و خسوف کے پروگرام ۳۱ر مارچ سے شروع ہیں اور بروز ہفتہ یعنی کل اختتام کو پہنچیں گے۔ جماعت احمدیہ گیمبیا کا انیسواں جلسہ سالانہ آج یکم اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ اس جلسے میں ہمیشہ گیمبیا کے مختلف وزراء اور دیگر معززین شرکت فرماتے ہیں اور جماعت کے پروگراموں میں بعض دفعہ سربراہ سلطنت بھی بنفس نفیس تشریف لا کر رونق بخشتے ہیں۔ ان کی توقع ہے کہ اس جلسے پر بھی مختلف معززین، ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے اور سیاست کے علاوہ دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے معززین بھی شامل ہوں گے اور ان کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ پیغام دیا جائے۔

خصوصی پیغام تو ان کے نام میرا یہی ہے کہ آپ نے ہمیشہ بہت ہی بڑے حوصلے کا سلوک فرمایا ہے اور باوجود اس کے کہ ہم جانتے ہیں کہ مختلف طاقتور ممالک سے کوششیں کی گئی ہیں کہ آپ احمدیت سے اپنا رویہ تبدیل کر دیں لیکن ہمارے کہنے میں نہیں بلکہ ہمارے کہنے کے بغیر از خود آپ نے انسانی قدروں کا سر بلند رکھا اور ہمیشہ ان کو یہی جواب دیا کہ یہ لوگ خدمت کر رہے ہیں، خدمت دین بھی کر رہے ہیں، ملک کی بھی خدمت کر رہے ہیں۔ ہم باہر سے کوئی مدد لے کر ان نیکوں اور محسنوں کے ساتھ بد سلوکی نہیں کر سکتے اس لئے جو چاہیں اپنا رویہ آپ اختیار کریں یہ ہماری عزت اور وقار اور انسانی قدروں کے خلاف ہے کہ وہ لوگ جو یہاں خدمت کے لئے آئے اور ہمیشہ بڑے خلوص کے ساتھ خدمت کی ان سے لوگوں کے کہنے میں یا لوگوں کے دئے ہوئے پیسے کے لالچ میں آکر بد سلوکی شروع کر دیں، یہ ہم سے نہیں ہوگا۔ اس وعدے پر وہ مسلسل قائم رہے۔ ضیاء کے دور میں بھی میں جانتا ہوں کہ براہ راست کوشش کی گئی لیکن گیمبیا کے معززین نے اپنے موقف میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی اور اب تو وہ دور، وہ زمانے لد گئے اور حالات بدل چکے ہیں اور جماعت احمدیہ کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ گیمبیا میں قبولیت عام کی سند حاصل ہو چکی ہے۔ اس لئے میں ان سب بزرگوں کا جو اس اجلاس میں شامل ہوئے ہیں اس پس منظر میں ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو پس منظر میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ملک کو ہمیشہ ترقی کی اعلیٰ منازل پر جاری و ساری رکھے گا اور جماعت احمدیہ ہمیشہ پوری وفا کے ساتھ ان کی خدمت کے تمام تقاضے پوری کرتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو برکت دے اور جماعت احمدیہ کے لئے یہ اجتماع آئندہ سال کے لئے مزید برکات پیچھے چھوڑ جائے۔

باقی اس کے علاوہ بھی ہیں کچھ۔ ساؤتھ انڈین جماعتوں کے ریجنل اجتماع کی خبر ملی ہے، مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کا پندرھواں سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اور ساؤتھ انڈین جماعتوں کے اجتماع میں بتایا گیا ہے کہ کثرت کے ساتھ غیر از جماعت دوست شریک ہوں گے اور مضمون ہوگا "Islam-The Religion Of Peace" یعنی اسلام امن کا مذہب ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا جلسہ سالانہ بھی آج یکم اپریل سے شروع ہو رہا ہے، تین اپریل تک جاری رہے گا اور جماعت جرمنی کی مختلف کلاسز کا میں ذکر کر چکا ہوں جو کہ بوزنین کے سلسلے میں ہیں۔

ان سب کو میرا واحد پیغام یہی ہے جو سب کے لئے برابر اہمیت رکھتا ہے کہ ذکر الٰہی کے جس موضوع پر میں ایک عرصہ سے خطاب کر چکا ہوں اور یہ اسی کی غالباً آخری کڑی ہے اس پر پورا دھیان دیں اور غور کریں اور اس حقیقت کو دلنشین کر لیں کہ تمام مذاہب کا آخری مقصد اللہ سے بندے کی محبت پیدا کرنا ہے اور اس سچی محبت کا ایک اثر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا انسان جو اللہ سے محبت کرنے لگے وہ اس کی مخلوق سے لازماً محبت کرتا ہے اور اسی کا نام Peace ہے۔

تمام عالم میں امن کے لئے مختلف کوششیں ہو رہی ہیں، مختلف دعاوی جاری ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اب امریکہ دنیا میں امن کی کوشش کرے گا، کہا جاتا ہے کہ چین سے وہ لوگ اٹھیں گے جو دنیا میں امن قائم کریں گے۔ کبھی مشرق والے دعوے کرتے ہیں، کبھی مغرب والے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ امن کی حقیقت کو سمجھے بغیر اور سمجھائے بغیر نہ وہ امن قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں، نہ

دنیا کو اطمینان دلا سکتے ہیں کہ ہم اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور امن کی راہ اس کے سوا کوئی راہ نہیں کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ امن میں آجائے۔ خالق کے ساتھ امن کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ جب انسان خالق کے مزاج کے رنگ اختیار کرنا شروع کرے، ویسا ہی بننے کی کوشش کرے، وہ ادائیں اپنا لے جو ادائیں خالق کو پسند ہیں۔ ان اداؤں سے دور بھاگے جن کو خالق نفرت سے دیکھتا ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو مخلوق اور خالق کے درمیان یہ سنگم ہے، یہ رشتہ ہے جو دونوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کرتا چلا جاتا ہے اور یہ سفر ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اس کا کوئی آخری مقام نہیں۔ اور اس سفر میں اگرچہ رخ خالق کی طرف ہوتا ہے مگر خالق کا رخ چونکہ مخلوق کے ساتھ احسان اور بے انتہا رحم و کرم کے سلوک کا رخ ہے اس لئے خالق کے اندر جا کر پھر مخلوق دکھائی دینے لگتی ہے اور خالق کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہی تعلق خالق سے تعلق باندھنے والا اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر خالق کی نظر سے کوئی مخلوق کو دیکھنے لگے تو اس سے مخلوق کے لئے کسی شر کا کوئی احتمال نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے اللہ اپنے بندوں کے لئے شر پیدا کر رہا ہو۔ تو یہ وہ دو ٹوک بات ہے، دو نکاتی بات ہے جس کو سمجھنے کے بعد کوئی ذی شعور انسان اس کے انکار کی جرأت ہی نہیں کر سکتا، اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

Peace کی حقیقت کیا ہے؟ یہی کہ ایک انسان دوسرے بندوں کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ اپنی اولاد ہوں، اپنے پیارے ہوں اور اللہ کے ساتھ ایسی محبت کرے کہ اس کے پیارے بن جائیں۔ خدا اپنی مخلوق کو شر کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ خدا اپنی مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے۔ پس لازماً ایسے بندے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ میں انسان کے وجود کا کھویا جانا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جو ذکر الٰہی سے نصیب ہوتا ہے۔ کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کے نتیجے میں انسان خالق کے مزاج کو سمجھتا ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے؟ کیا پسند فرماتا ہے؟ ان باتوں سے آگاہ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ذکر کے ساتھ انسان کے اندر ایک دن بدن برپا ہونے والا انقلاب برپا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پس ہر وہ ذکر جو تسبیح کے دانوں تک محدود رہے، انگلیاں اس پر پھرتی رہیں لیکن انسان کے وجود میں کوئی پاک تبدیلی پیدا نہ ہو وہ ذکر الٰہی نہیں ہے۔ وہ ذکرِ نفس ہو سکتا ہے، کوئی اور شیطانی ذکر ہو سکتا ہے مگر اس کا نام اللہ کا ذکر رکھنا گناہ ہے۔

ذکر الٰہی اندرونی تبدیلیاں پیدا کئے بغیر ممکن ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ کا ذکر ہو اور دل میں شیطانی وساوس ہوں، اللہ کا ذکر ہو اور فارغ ہوتے ہی بنی نوع انسان کے خلاف ظلم کے منصوبے چلائے جا رہے ہوں۔ اللہ کے ذکر میں تسبیح پر انگلیاں پھر رہی ہوں اور ذہن میں سیاسی چالیں ہوں۔ یہ ہو کہ جب ہم اوپر آئیں گے تو بنی نوع انسان سے یہ کچھ کریں گے۔ یہ ذکر نہیں ہے، یہ دھوکہ ہے۔ ذکر وہی ہے جو خون کے اندر جاری ہونے لگے، جو دل کے اندر دھڑکنے لگ جائے، جو دماغ کی سوچیں بن جائے، یہ وہ ذکر الٰہی ہے جس کی طرف مَیں آپ کو بلا رہا ہوں۔ آپ یہ ذکر کریں اور اس ذکر کو جاری رکھیں تو تمام بنی نوع انسان کے لئے آپ کے دل سے محبت کے چشمے پھوٹیں گے، آپ ان کو اس طرح دیکھیں گے جیسے خالق پیار کی نظر سے اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے۔ ان کی ایسی بھلائی چاہیں گے جیسے خالق اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے۔

اس بھلائی چاہنے میں آپ کو مخالفت کا بھی سامنا ہوگا اور یہ وہ مضمون ہے جسے مَیں آپ کے دلوں میں جاگزیں کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ جب بھی بنی نوع انسان سے بھلائی کے تقاضے کرتا ہے تو اس کی ضرور مخالفت ہوتی ہے۔ اس مخلوق سے محبت کرتا ہے جو اس سے دور بھاگ رہی ہوتی ہے۔ پس آپ کے لئے وہ مخلوق اپنے شیوے تو تبدیل نہیں کرے گی اس کے تو وہی لچھن ہونگے جو ہمیشہ سے اپنے خالق کے مقابل پر اس نے اختیار کئے رکھے۔ اور جب اللہ کی طرف سے اس کے پاک بندے رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں تو ان سے جو سلوک ہوتا ہے وہ اللہ ہی سے سلوک ہوتا ہے۔ پس مخلوق سے تعلق آسان نہیں ہے۔ خالق سے تعلق بہت آسان ہے لیکن یہ تعلق جب مخلوق کے تعلق میں ڈھلتا ہے تو طرح طرح کے دکھ اس راہ میں اٹھانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر قرآن کریم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دکھ پر نظر کر کے فرماتا ہے (یعنی اللہ فرماتا ہے قرآن کریم میں یہ آیت موجود ہے) کہ یہ ظالم تجھے دکھ نہیں دے رہے یہ تو اللہ کو دکھ دیتے پھرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اصل مقصد ان کا خدا کی دشمنی ہے۔ تُو چونکہ خدا کا نمائندہ بن چکا ہے یعنی میری طرف سے بنا دیا گیا ہے اس لئے خدا کی دشمنی تیری دشمنی کے بغیر الگ ممکن ہی نہیں رہی۔ پس ذکر الٰہی آپ کو جن راہوں کی طرف بلا رہا ہے اس میں ایک راہ آسان ہے کیونکہ وہ محبت کی راہ ہے، اس راہ سے اللہ ملے گا اگر وہ محبت کی راہ بنی رہے۔ جس راہ پہ وہ راہ آپ کو ڈالے گی وہ غیر کی طرف سے دشمنی کی راہ ہے اور آپ کی محبت کی آزمائش کی راہ ہے۔ اس محبت کی آزمائش کی راہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس طرح سفر کیا کہ اپنے دکھ دینے والوں کے لئے اس غم میں اپنے آپ کو ہلکان کرتے رہے کہ یہ ظالم ہلاک نہ ہو جائیں۔ پس یہ ہے وہ خالق اور مخلوق کے تعلق کا تصور جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اپنے خالق سے تعلق اور اس کے بعد خدا کی مخلوق سے تعلق کی صورت میں ہمارے سامنے ظاہر ہوا ہے۔

اس ضمن میں یہ تمام میرے خطبات ہیں کہ ذکر الٰہی اختیار کرو۔ ذکر الٰہی آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کے رستے آسان کرے گا اور خدا تعالیٰ کی طرف پہنچنے کی ایک صراط مستقیم ہے لیکن اس صراط مستقیم کو بہت سے رستے آ آ کر ملتے ہیں۔ جن رستوں سے آپ صراط مستقیم تک پہنچیں اگر وہ ایک سے زیادہ رستے ہیں تو آپ کے لئے وہ صراط وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر وہ ایک دو رستے ہیں تو وہ صراط مستقیم آپ کے لئے تنگ رہے گی۔ تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ یہاں ایک صراط کی بات نہیں فرما رہا۔ فرماتا ہے جو لوگ بھی ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی طرف آنے کی بہت سی راہیں دکھاتے ہیں۔ پس ذکر کی ہر راہ وہ راہ ہے جو خدا نے ہمیں اپنی طرف آنے کے لئے دکھا دی ہے، بتایا ہے کہ ان راہوں پر چلو گے تو صراط مستقیم میں آملو گے۔ اور جتنی زیادہ یہ راہیں اختیار کرو گے اتنی تمہاری صراط مستقیم وسیع تر ہوتی چلی جائے گی اور انعام پانے والوں کا رستہ بنتی چلی جائے گی۔

اب مَیں ان آیات کی مزید تشریح آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو مَیں نے تلاوت کی تھیں۔ ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے خود اسلام کے لئے کھول دیا ہو ﴿فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور یافتہ ہو، ایک نور پر قائم ہو اس کا مقابلہ کسی اور سے کر سکتے ہو۔ کیا دنیا میں ایسا بھی کوئی اور ہے جو اس جیسا بن کے دکھا دے۔ یہ ایک اعلان عام، ایک صلائے عام ہے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک چیلنج ہے کہ بننا ہے تو اس جیسا بن کے دکھاؤ، اس کے سوا ہر راہ ہلاکت کی راہ ہے۔ ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ یہی محفوظ مقام ہے اس کے سوا کوئی محفوظ مقام نہیں۔ اس کے برعکس کیا مقام ہے؟ ﴿فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ درمیان کی کوئی راہ نہیں بتائی گئی۔ ایک طرف وہ ہیں جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور نور پر قائم ہیں اور سوال اٹھا کر کوئی جواب بھی نہیں دیا گیا۔ تو ظاہر و باہر بات ہے کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہی وہ خدا کے بندے ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ لیکن ان کے مقابل پر جو لوگ رکھے ہیں ﴿فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ﴾ ہلاکت ہو، لعنت ہو ان بدنصیب پتھر دلوں پر جن کے دل سخت ہو چکے ہیں ﴿مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ اس کے دو معانی خصوصیت کے ساتھ آپ کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ ایک وہ دل جو خدا کا ذکر سنتے ہیں اور نرم پڑنے کی بجائے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ طبیعت ان کی گھبراتی ہے۔ کہتے ہیں کیا بات لے بیٹھے ہیں، چھوڑو کوئی اور بات کرو۔ خدا کی باتیں بھی اس زمانے میں بھلا چل سکتی ہیں۔ کوئی دلچسپی کی بات کرو، کوئی نشے کی بات کرو، کچھ کھیلنے کودنے کی بات کرو، کچھ نمائشوں کے قصے چلیں۔ دنیا کی لذتوں کی باتیں ہوں تو بات بھی بنے، یہ خدا کی باتیں تم کیا لے بیٹھے ہو۔ ایسے لوگ ہیں جو جب یہ ذکر سنتے ہیں ذکر الٰہی کا، تو ان کے دل سخت ہوتے چلے جاتے ہیں، پتھر بنتے جاتے ہیں اور ایک وہ ہیں ﴿لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ کہ وہ بدنصیب ایسے پتھر ہیں کہ اللہ کے ذکر کی ان میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہی۔ وہ ذکر کرنے سے عاری لوگ ہیں۔ ایک سنتے ہیں اور بدکتے ہیں اور مزید سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو سخت ہو چکے ہیں اور ذکر اللہ کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔ ان دونوں معنوں میں آیت ایسے لوگوں پر لعنت بھیج رہی ہے اور ان کی ہلاکت کی خبر دے رہی ہے۔ ﴿اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ


Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

﴿مُبِیْنٍ﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔

اب یاد رکھیں کہ جو لوگ ذکر الٰہی سے غافل رہتے ہیں ان کی یہی منزل ہے جو بیان کی گئی ہے۔ کوئی شخص جو ذکر الٰہی کی راہ میں آگے نہیں بڑھ رہا وہ اپنے مقام پر کھڑا نہیں رہا کرتا۔ وہ رفتہ رفتہ ان لوگوں میں شامل ہو رہا ہوتا ہے اس کے دل کو کوئی اور چیز سنبھال نہیں سکتی کیونکہ وہ لذت کے بغیر اپنے دل کو چھوڑ نہیں سکتا اس لئے خدا کی بجائے دنیا کی لذتیں دن بدن، رفتہ رفتہ اس کے دل پر قابض ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس یہ بہت ہی خطرناک مقام ہے۔ سمجھنا چاہئے بیچ کی کوئی راہ نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ ذکر الٰہی نہ بھی کرو تو گزارہ ہو جائے گا، کم سے کم ہم سخت دل تو نہیں ہیں۔ فرمایا: یہ ذکر کرنے والے ہیں یا سخت دل ہیں۔ بیچ میں تو کوئی وجود ہی اور نہیں ہے۔ جو ذکر نہیں کرے گا اس نے لازماً سخت دل ہو جانا ہے۔ پس اس کے خلاف تنبیہ کی گئی ہے۔

پھر اللہ فرماتا ہے: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ﴾ اللہ وہ ہے ﴿نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ﴾ جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر سب باتوں سے زیادہ پیاری بات اتاری ہے۔ جو کلام اس رسول کے دل پر اترا ہے ہر کلام سے زیادہ خوبصورت ہے۔ یہ کیا کلام ہے؟ فرماتا ہے ﴿كِتٰبًا﴾ یہ لکھا ہوا کلام ہے جسے تم کتاب کی صورت میں دیکھتے ہو اور یہ باتیں کیسی ہیں ﴿مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ﴾ ایک دوسرے سے اپنے حسن میں ملتی جلتی باتیں بھی ہیں اور ایسی بھی ہیں کہ ویسی ہی باتیں اس کتاب میں اور بھی دیکھتے ہو یعنی متشابہ آیات ہیں اور بہت خوبصورت ہیں اور جوڑے جوڑے ہیں۔ ایک حسن تم یہاں دیکھتے ہو اس حسن سے ملتا جلتا ایک اور جوڑا بھی تمہیں دوسری طرف دکھائی دے گا۔ اور قرآن کریم کو پڑھنے والے جانتے ہیں، ہر انسان جو محبت اور تعلق سے قرآن کو پڑھتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ ہر قرآنی مضمون جو خوبصورتی کے ساتھ بیان ہوا ہے وہی مضمون ایک اور آیت میں بھی اسی طرح خوبصورتی کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ لیکن ملتی جلتی ہیں بعینہٖ وہ بات نہیں۔ کوئی فرق ہے جو یہاں نہیں ملتا وہاں مل جائے گا۔ کوئی چیز وہاں نہیں ملی تو پہلی میں مل جائے گی۔ تو جوڑے جوڑے چلتے ہیں ایک دوسرے کو تقویت بھی دیتے ہیں۔ اور حسن کے بعض پہلوؤں پر ایک آیت بڑی نمایاں روشنی ڈال رہی ہے بعض دوسرے پہلوؤں پر ایک اور آیت بڑی نمایاں روشنی ڈال رہی ہے۔ تو فرمایا اس میں ﴿مَثَانِیَ﴾ ہیں اور ﴿مَثَانِیَ﴾ کے ایک معنی ہیں بہت اعلیٰ درجہ کی، بہت بلند مرتبہ۔ تو یہ تعریف بھی اس کے ساتھ ہی اس کی ہو گئی۔ فرمایا اس سے ہوتا کیا ہے ﴿تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُم﴾ ان سے، ان آیات کے نتیجہ میں جو جوڑا جوڑا ہیں دہرے اثر دکھانے والی آیات ہیں ایک اثر تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سننے والے جو خدا سے ڈرتے ہیں ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ﴿جُلُوْد﴾ کے ﴿تَقْشَعِر﴾ کا مطلب ہے کہ ان کی جلدیں متحرک ہو جاتی ہیں، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک Creeping Movement جس طرح ایک لہر سی دوڑ رہی ہے ایسی لہریں ان کی جلدوں پر دوڑنے لگتی ہیں۔ ﴿ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ﴾ یہ جوڑا جوڑا آیات ایک اور اثر بھی لاتی ہیں۔ ایک طرف خشیت کا یہ عالم ہے کہ ساری جلد پر جھرجھری پیدا ہو جاتی ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف اس کے بعد وہ جلدیں پگھل جاتی ہیں، نرم پڑ جاتی ہیں، اپنے خدا کے حضور پگھل کر بہنے لگتی ہیں اور دل ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ ﴿جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ان کی جلدیں بھی اور ان کے دل بھی خدا کے ذکر میں بہنے لگتے ہیں، اس کی طرف متحرک ہو جاتے ہیں۔ کتنا حسین کلام ہے۔ اثر باہر سے اندر داخل ہوتا ہے اور وہ لوگ جو سخت دل ہیں ان کی جلدیں بھی سخت ہوتی ہیں وہ اچھی بات کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔ وہ جلدیں ہی باہر باہر پیغام کو روک دیتی ہیں۔ لیکن یہ خدا کے مومن بندے ایسے ہیں جو خدا کے کلام کو سنتے ہیں تو پہلے تو ان کی جلدوں پر ایک زلزلہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جذبات کی شدت میں واقعۃً انسان پر جھرجھری طاری ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر دل کلیۃً نرم ہو کے خدا کی راہوں میں بچھ جاتا ہے اور یہ باہر سے اثر شروع ہوتا ہے اندر تک، گہرے دل کے اندر داخل ہو کر اس کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ فرمایا ﴿اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ کس طرف حرکت کرتے ہیں؟ اللہ کے ذکر کی طرف۔ ان کا باہر بھی ذکر الٰہی بن جاتا ہے اور ان کا اندر بھی ذکر الٰہی بن جاتا ہے۔ اور ذکر الٰہی ان کے چہروں پر اپنے اثر دکھاتا ہے وہاں سے اثر شروع ہو کر دلوں کی گہرائی تک پہنچتا ہے۔

﴿ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ یہ ہے اللہ کی ہدایت جسے چاہتا ہے وہ عطا فرماتا ہے۔ ﴿وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ ہاں جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے اس کو پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اب یہاں بھی پہلی آیت کے نقشے کو دوبارہ آپ کے سامنے اجالا ہے۔ دوبارہ اسی مضمون کو اسی ترتیب سے پیش فرمایا ہے۔ فرمایا: یا تو وہ لوگ ہیں جن کا دل خدا کے ذکر کے لئے کھل چکا ہے، اسلام کے لئے کھل چکا ہے اور یا وہ لوگ ہیں ﴿فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ﴾ تو ان دونوں کے درمیان تیسری راہ نہیں۔ تم نے اگر پہلی راہ کو اختیار کرنا ہے تو کیسے کرو۔ فرمایا: پہلے تو خوف الٰہی سے یہ راہ آسان ہو گی۔ اللہ کا خوف ہو تو یہ آیات جو غیر معمولی اثر رکھتی ہیں یہ خود تمہارے اندر انقلاب برپا کر دیں گی۔ اور دوسرے یہ کہ آخری فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ یاد رکھو جسے اللہ چاہے ان لوگوں میں سے بنا دے جن کے متعلق فرمایا ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ جن کا دل اللہ نے اسلام کے لئے کھولا ہے۔ اور جن کو چاہے ان بدبختوں میں سے بنا دے جن کے متعلق فرمایا ﴿فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ﴾ کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہیں اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ پس جب آخری فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے تو خدا ہی سے دعا مانگو۔

وہی سورۃ فاتحہ کا مضمون ہے جو خود ﴿كِتَابًا مَّثَانِیَ﴾ کہلاتی ہے۔ ایسی کتاب ہے جو بار بار دہرائی جانے والی ہے۔ ﴿اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ ہے اور بار بار دہرائی جاتی ہے۔ ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ اے خدا تیری تعریف سن لی، تیرے ذکر نے دل پر بہت گہرا اثر کیا اور ہم صرف تیری عبادت کرنا چاہتے ہیں اور کسی کو نہیں چاہتے ﴿وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ مگر تیری مدد کے بغیر ممکن نہیں اس لئے مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس آیت کریمہ کی روشنی میں جو مختلف مضامین از خود آپ پر کھلتے چلے گئے ہیں ان کو سمجھیں اور ان کو اپنے دلوں میں جاری کریں۔ اور بھی بہت سی آیات ہیں مگر اس وقت خطبہ کے لمبا ہونے کا خوف ہے ان کو چھوڑ رہا ہوں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ پھر ایک دو اور اقتباس، پھر صحابہ کی مثالیں۔ تو اس طرح اس مضمون کو اگر ہو سکے تو آج اس خطبے میں اس سلسلے کی آخری کڑی بناؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"چنانچہ قرآن شریف میں ہے ﴿اُذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ﴾۔ یعنی اے میرے بندو! تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو۔ مَیں بھی تم کو نہیں بھولوں گا، تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے"۔

پس کفر سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ انسان کھلم کھلا اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کر دے۔ کیونکہ رسولوں کا آخری مقصد ذکر الٰہی ہے جو شخص غافل ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ عملاً کفر کر رہا ہوتا ہے۔ اور اس آیت نے یہی نتیجہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ ﴿اُذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ﴾ میرا ذکر کیا کرو مَیں تمہارا ذکر کروں گا۔ ﴿وَاشْكُرُوْا لِیْ﴾ اور میرا شکر ادا کیا کرو۔ ﴿وَلَا تَكْفُرُوْن﴾ اور میرا کفر نہ کیا کرو۔ یہاں کفر کا ایک معنی جو عامۃ المسلمین کے سامنے یا عام قاری کے سامنے واضح ہے وہ ہے ناشکری۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں ناشکری کی بجائے کفر کے ان معنوں میں اس کو استعمال فرمایا ہے اور سمجھا ہے جو کفر کے معروف معنی ہیں یعنی خدا کا انکار۔ اور درحقیقت ناشکری اور انکار بھی دو بہنیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ناشکری کے پیٹ سے ہی حقیقت میں انکار پھوٹتا ہے اور ان کا ماں بیٹی کا رشتہ ہے۔ پس قرآن کریم نے جہاں ﴿وَلَا تَكْفُرُوْنَ﴾ فرمایا اگر اس کا ترجمہ ناشکری بھی کریں گے تو امر واقعہ یہ ہے کہ ناشکرے ہی ہیں جو کافر ہوا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں تمام دنیا میں پھیلی پڑی ہیں کہ وہ شخص جو ان نعمتوں کو دیکھ کر اس کے شکر کی طرف مائل ہو اس سے انکار کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کونسا احتمال ہے اس سے انکار کا۔ پس حقیقت میں شکر ہی ہے جو حقیقی ایمان بخشتا ہے اور ناشکری ہی ہے جو کفر کی طرف لے کے جاتی ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ اس کا تعلق ذکر سے ہے۔ ذکر سے بات چلی ہے، تم


**For any Business/Commercial Requirments**
**Complete Financial Packages Can Be Arranged**
*Contact:*
**Iqbal Ahmad BA AIB MIAP**
Former Bank Executive Vice President/General Manager UK
**Tel. & Fax: 020 8874 2233 + Mobile: 07957-260666**
**www.commloans.co.uk --- e-mail: comm.it@virgin.net**
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

اگر ذکر کرو گے تو شکر گزار بندے بنو گے۔ ذکر کرو گے تو کافر نہیں ہو سکتے۔ لازماً خدا کے مومن بندے ہو گے اور ذکر کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرے گا۔ اور خدا جن کا ذکر کرتا ہے ان کو مٹنے نہیں دیا کرتا۔ یہ ناممکن ہے کہ خدا کسی کا ذکر کر رہا ہو اور وہ لوگ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں۔ پس آپ کی بقا کا نسخہ بھی یہی ذکر ہے۔ اگر ہمیشہ کے لئے باقی رہنے والے سے آپ کا تعلق جڑ جائے تو اس کی عطا سے آپ میں بقا کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں، باقی رہنے کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں تو آیا ہے ﴿وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو تا کہ فلاح پاؤ۔ اب یہ ﴿وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ نماز کے بعد ہی ہے"۔

یعنی نماز کے بعد جو کثرت سے ذکر کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ یہ وہ آیت ہے۔ فرمایا اب نماز کے بعد خدا تعالیٰ ﴿وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ فرما رہا ہو تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰه، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰه، ۳۴ دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ دو تو ذکر مکمل ہو جائے۔ یہ تو ﴿كَثِيْرًا﴾ میں نہیں آتا۔ فرمایا اس لئے یہ حدیث سن کر کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ دفعہ تسبیح و تحمید کا ذکر فرمایا اور پھر ۳۴ دفعہ تکبیر کا یہ نہ سمجھ لینا کہ یہی ذکر الٰہی ہے جس کی طرف یہ آیت توجہ دلا رہی ہے کہ کثرت سے ذکر کیا کرو۔ فرمایا: یہ اس زمانے میں ان لوگوں کے لئے جن کے حالات آنحضورؐ کے پیش نظر تھے ان کو نسخوں میں سے ایک نسخہ دیا ہے۔ اس کو اس آیت کا متبادل نہ سمجھ بیٹھنا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنا طریق تو یہ نہیں تھا۔ آپؐ تو خود مسجد میں بیٹھ کر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰه، ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰه، یعنی تسبیح و حمد اور تکبیر آپ تو نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایتیں ہیں اور بھی روایتیں ہیں کہ بعض دوسری دعائیں کر کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ تو اس لئے یہ تو ناممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کثرت سے ذکر کا یہ مطلب سمجھتے ہوں کہ صرف ۳۳ دفعہ کرو اور خود اس پر عمل نہ کریں اور خود دن رات ذکر میں رہیں۔ یعنی سوئے ہوئے ہوں تب بھی ذکر میں مصروف ہوں، جاگے ہوئے ہوں تو تب بھی ذکر میں مصروف ہوں۔ مجسم ذکر الٰہی بن جائیں۔ خدا آسمان سے گواہی دے کہ یہ وہ رسول ہم نے تم پر اتارا ہے جو ذکر الٰہی بن چکا ہے، اس کے سوا اس میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ تو ظاہر بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو نکتہ اٹھا رہے ہیں بہت قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کو محدود نہ سمجھ لو۔ یہ ذکر الٰہی جس کا قرآن کریم ذکر فرما رہا ہے یہ تو تمہارے دن رات کے ہر لمحے پر حاوی ہونا چاہئے۔ وہ ۳۳ والا نسخہ تو ان لوگوں کے لئے تھا جنہوں نے ایک خاص تکلیف پیش کی تھی۔ اس تکلیف کے جواب میں آنحضورؐ نے فرمایا کہ اتنا کرو تو یہ تکلیف تو تمہاری رفع ہو جائے گی مگر یہ تو نہیں تھا کہ ان کو روکا ہو باقی ذکر سے یا ان کے علاوہ دوسروں کو روک دیا ہو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل محبت پیدا ہو تو شمار کا کوئی سوال نہیں رہا کرتا۔ عشق الٰہی کرنے والے گنا نہیں کرتے آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مثال دی ہے۔ کب کسی نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح دیکھی تھی جس میں سَو دانے تھے۔ آپؐ کے کسی خلیفہ نے وہ تسبیح نہیں پکڑی۔ آپؐ کے کسی صحابی نے وہ تسبیح نہیں پکڑی۔ بعد کی ضرورت کے حالات کے مطابق ایجادات ہیں۔ وقت کی ضرورت ہو گی، لیکن ان لوگوں کے لئے جو ادنیٰ حالتوں کے تھے۔ ان کو کچھ سکھانے کی خاطر کسی بزرگ نے یہ طریق ایجاد کر دیا ہو گا۔ مگر نہ قرآن میں تسبیح کے دانوں کا ذکر، نہ سنت میں تسبیح کے دانوں کا ذکر، نہ کسی صحابی سے ثابت کہ ہاتھ میں تسبیح پکڑے پھرتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کبھی گن کر ذکر کیا ہی نہیں۔ اَن گنت ذکر تھا اور فرماتے ہیں یہ تو دنیا کے عاشقوں کو بھی پتہ ہے۔ کہتے ہیں ایک عورت کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کسی پر عاشق تھی۔ اس نے ایک فقیر


**fozman foods**

***BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS***

**2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX**

**TEL: 020 - 8553 3611**


کو دیکھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لئے پھر رہا ہے۔ اس عورت نے اس سے پوچھا کہ تو کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا مَیں اپنے یار کو یاد کرتا ہوں۔ عورت نے کہا کہ یار کو یاد کرنا اور پھر گن گن کے، یہ کونسا عشق ہے۔ مجھے دیکھو مَیں کس طرح اپنے یار کے لئے دیوانی ہوئی پھرتی ہوں، دن رات اسی کا تذکرہ میرے منہ پر ہے۔ تو اچھا یار کا یار بنا بیٹھا ہے کہ گن گن کے یاد کر رہا ہے۔

عشق کے ساتھ گنتی کا مضمون چلتا ہی نہیں۔ پس وہ اور مضمون تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہاں بیان فرمایا اور وہ اور مضمون تھا جو اپنی ذات میں جاری کر کے دکھایا۔ وہ اَن گنت ذکر الٰہی کا مضمون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے یہ آنی اور شخصی بات ہو گی"۔

یعنی وقتی تقاضے کے پیش نظر اور بعض اشخاص کے حالات سے تعلق رکھنے والی بات ہو گی اسے تم عام نہ سمجھ بیٹھو۔

بعض لوگ ذکر الٰہی کو نماز سے بڑھا دیتے ہیں اور ایسے فتنے بہت سے ان دنوں پاکستان میں بھی پھوٹ رہے ہیں۔ یہ زمانہ Cult کا زمانہ ہے اور ذکر کے نام پر دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے بہت سی تحریکات چل رہی ہیں۔ یہ جو آپ "ہرے کرشنا" والوں کو دیکھتے ہیں، چمٹے بجانے والوں کو دیکھتے ہیں یہ سارے اللہ کا ذکر بیچ رہے ہوتے ہیں۔ ان کا آخری مقصد یہ ہے کہ اللہ کے نام سے جو بنی نوع انسان کو محبت ہے اس کا اثر طبیعتوں پہ ڈال کر ان سے ڈالر یا گلڈر یا پاؤنڈ وصول کئے جائیں اور رفتہ رفتہ ان کی دولتیں خدا کے نام پر سمیٹی جائیں۔ پس ایسی ساری تحریکات دیکھتے دیکھتے بہت دولتیں سمیٹ لیتی ہیں۔ اللہ کا ذکر بیچ بیچ کے بڑے بڑے عالیشان محلات بنا لئے جاتے ہیں۔ اور یہی ذکر بیچنا ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ شدید ہلاکت کی راہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ اللہ کے ذکر کو بیچا نہیں جاتا۔ اب پاکستان میں بھی ایسی تحریکات چل پڑی ہیں کہ شیخوں کے نام پر ان کو بعض ذکر پڑھائے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے اچھے بھلے نمازی ہوا کرتے تھے، عبادت گزار تھے، وہ پاگل بنا دئے جاتے ہیں۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ رات کو اٹھ کر یہ وظیفے کر لو تو ساری زمین تمہاری ہے، سارا آسمان تمہارا ہو جائے گا۔ اور اس طرح پاگل بنا بنا کے ان بیچاروں کی حالت بگاڑتے ہیں۔ اور یہ بھی اطلاع مل رہی ہے کہ اب ان لوگوں نے اپنی شاخیں یورپ میں بھی پھیلانی شروع کی ہیں اور امریکہ کینیڈا وغیرہ میں بھی کچھ ایجنٹ بنا لئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نماز جو ہے یہ تو ایک سطحی سی چیز ہے، ایک برتن ہے خالی، اصل ذکر ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس طرف توجہ نہ کرو ہم تمہیں جو ذکر بتائیں گے وہ کیا کرو پھر دیکھو کہ دنیا کس طرح تمہاری غلام بنتی ہے۔ اور آخری پیغام دنیا کی غلامی ہی ہے۔ اللہ کی محبت اور اللہ کا عشق تو بہانہ ہے ان کو بعض منافع دکھائے جاتے ہیں، بعض ان کو ایسے مقاصد بتلائے جاتے ہیں جن سے ان کی دراصل دنیا پانے کی خواہش پوری ہوتی ہے، آخری صورت میں اللہ ان کو نہیں ملتا نہ ان باتوں سے مل سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو ذکر فرمایا کہ زندگی بھر کیا اس ذکر کو چھوڑ کر کونسا بہتر ذکر ہے جو آج کا پیر یا ساری کائنات کے پیر مل کے بھی بنا سکتے ہوں۔ جو یہ کہتا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کے ذکر کے علاوہ بھی ایک ذکر ہے جو مَیں تمہیں دکھاتا ہوں ان عبادتوں کو ترک کر دو جو محمدؐ رسول اللہ نے اختیار کیں اور یہ ذکر کرو، وہ جھوٹا ہے، ذریت شیطان ہے، وہ اللہ کی طرف سے پیغام لانے والا ہے ہی نہیں۔ مگر جب مذاہب بگڑتے ہیں، جب ایک ایسی جاہل قوم کو جس کو حقیقت میں مذہب کے فلسفہ سے آگاہی نہ ہو، مذہب کی روح کو نہ سمجھتے ہوں، جب ان کو عارضی طور پر اور مصنوعی طور پر نیک بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسلام کے چرچے وہاں پھیلائے جاتے ہیں تو ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو دنیادار ہیں، ان کو دین کی حقیقت کا علم نہیں، ان کو دین کی روح کا علم نہیں۔ دوسری طرف دنیا کے چرچے ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ضرور عجیب و غریب قسم کی تحریکات جنم لینے لگ جاتی ہیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ایک ایسے کھیت میں جس کا مالی رکھوالا نہ ہو، آپ بہت کھاد ڈال دیں۔ جب کھاد ڈالیں گے تو اس میں گندی جڑی بوٹیاں ہی نکلیں گی۔ بے مقصد اس میں نباتات پیدا ہوں گی اور وہ جو کھاد ہے وہ فائدے کی بجائے نقصان کا موجب بن جائے گی۔ پس ایسی

سوسائٹیاں جہاں مذہب کا چرچا ہو اور حقیقی مذہب سکھانے اور مذہب کے آداب بتلانے کے لئے کوئی منظم طریق ایسا نہ ہو جو خدا نے عطا کیا ہو بلکہ مختلف پیر فقیر اپنے ڈھکوسلے پیدا کرنے شروع کردیں تو وہ سوسائٹی کثرت کے ساتھ مکروہات سے بھر جاتی ہے۔ وہاں مذہب بیچنے کے شوق میں کئی قسم کی تحریکات پیدا ہوتی ہیں اور ذکر الٰہی دنیا کے حصول کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے۔

پس اہل پاکستان کو میں خصوصیت سے متنبہ کرتا ہوں کہ اگر ذکر کرنا ہے تو محمدؐ رسول اللہ کا ذکر ہے۔ اس کے سوا کوئی ذکر نہیں ہے۔ سب جھوٹ ہے۔ خدا ملتا ہے تو اسی ذکر سے ملتا ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا ذکر ہے۔ جس پیر کا ذکر اس سے پیچھے رہ جاتا ہے وہ کوتاہ پیر ہے اس سے تمہیں کچھ نصیب نہیں ہوگا۔ اس لئے وہ شان کا رسول جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اس کا دامن پکڑو۔ صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان کی زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد وہ نماز تھی جو محمدؐ رسول اللہ نے آپ کو سکھائی تھی۔ اول و آخر وہ ذکر الٰہی میں گم رہتے تھے اور ذکر الٰہی کی جان نماز میں سمجھتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شہادت پائی تو آخری صبح جو آپ نے اس دنیا میں گزاری اس کے متعلق حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمہ فرماتے ہیں کہ اس رات جس میں حضرت عمرؓ زخمی ہوئے آپ کے پاس گئے۔ آپ کو صبح کی نماز کے لئے جگایا گیا تو آپ نے فرمایا "نعم" ہاں جس شخص نے نماز ترک کردی اس کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اس حال میں کہ آپ کے زخموں سے خون بہ رہا تھا لیکن نماز پڑھتے رہے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی نماز، وہ عبادت جو خدا کے رسول نے خدا کے سب سے پاک رسول نے بنی نوع انسان کو عطا کی تھی یعنی عطا تو اللہ نے کی تھی مگر آپ نے اس کو اپنی ذات میں جاری فرما کر اس کے سارے اسلوب ہمیں سمجھائے اور ان معنوں میں میں کہتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اللہ کی عطا کو ایک زندہ مثال بن کر ہمارے لئے جاری فرمایا، اس کو چھوڑنا ہلاکت ہے اس کے سوا اس کا کوئی اور نام نہیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود نماز سے غافل نہیں ہوئے۔ کسی حالت نے خواہ وہ جنگ کی حالت تھی یا امن اور آرام کی حالت تھی، صحت کی حالت تھی یا بیماری کی حالت تھی، حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نماز سے غافل نہیں کیا۔ آپؐ کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ نماز کا مقصد تو ذکر الٰہی ہے نا! وہ ذکر تو میں ہر وقت کرتا ہوں مجھے نماز کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کی آخری نماز کی کیفیت یہ تھی کہ بخار کی شدت سے آپؐ بیہوش ہو جاتے تھے اور جب آنکھ کھلتی تھی تو کہتے تھے دیکھو نماز کا وقت تو نہیں چلا گیا۔ یہ کہہ کر پانی منگواتے تھے، وضو کر کے پھر نماز شروع کرتے تھے، یہاں تک کہ پھر بیہوشی طاری ہو جاتی تھی۔ پھر آنکھ کھلتی تو پہلے یہ سوال کرتے تھے کہ دیکھو نماز کا وقت تو نہیں چلا گیا یہاں تک کہ آپ نے ٹب منگوایا اور کہا مجھ پر بہادو تاکہ کچھ عرصہ کے لئے بخار میرا پیچھا چھوڑے اور میں اپنے اللہ کی اس طرح عبادت کروں جس طرح اس نے مجھے سکھائی۔ یہ ہے ﴿ذِكْرًا رَّسُوْلًا﴾۔ یہ وہ ذکر الٰہی ہے جو آپؐ نے دنیا میں ہمیشہ کے لئے جاری کیا ہے۔ پس ان شیطانوں کے وسوسوں میں کبھی نہ پڑنا۔ نہ آج پڑنا، نہ کل پڑنا کہ ذکر الٰہی چونکہ نماز کے بعد بھی جاری رہتا ہے اس لئے وہی اصل ہے اور نمازیں ترک کردو اور خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ کے ذریعہ جو شریعت عطا کی ہے اس سے تم بالا ہو جاؤ گے۔ محمدؐ مصطفیٰ کی شریعت سے باہر ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ سب پیری فقیری کے جھوٹے قصے ہیں۔ یہ دنیا کی لعنتیں کمانے کی خاطر یہ خدا کے ذکر کو بیچنے والے لوگ ہیں۔ ذکر الٰہی اختیار کریں۔ ویسا ذکر جیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اختیار فرمایا اور جیسا کہ آپؐ کے صحابہؓ نے آپؐ سے سیکھا۔ پھر ہر حالت میں آپ کا ہر ذکر نماز ہی بن جائے گا۔ اگر نماز پڑھیں گے تو ذکر بھی نماز بن جائے گی۔ نماز نہیں پڑھیں گے تو ذکر بھی ذکر نہیں رہے گا۔

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کو مجھے یاد ہے میں اس طرح دیکھتا تھا کہ نماز مغرب سے قبل ستونوں کی طرف دوڑتے تھے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لے آتے۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ جب نماز شروع ہو جائے اس وقت مسجد کی طرف دوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ ایسے سست آدمیوں کا ذکر نہیں ہو رہا جو نماز میں دیر سے پہنچیں اور رکوع بچا کر اپنی رکعت پوری کرنے کے جوش میں دوڑ رہے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے پہنچتے تھے اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قریب ہونے کے شوق میں تاکہ اس ذکر الٰہی رسول کے پاس رہ کر اس کے قرب میں ذکر کریں۔ کہتے ہیں میں دیکھا کرتا تھا کہ کس طرح صحابہ دوڑتے ہوئے جاتے تھے کہ پہلے وقت میں مسجد کی پہلی صف میں حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قریب پہنچ جائیں۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ نماز اس طرح پڑھتے تھے کہ بعض دفعہ رکوع کرتے تو اتنی دیر رکوع کرتے کہ لوگ سمجھتے تھے بھول ہی گئے ہیں اور ایک راوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ساری رات رکوع میں گزار دی۔ میں اسے تسلیم نہیں کرتا۔ وہ دُور کی کچی روایت ہے مگر ان کی مراد یہ ہو گی کہ لگتا یوں تھا کہ گویا رات بھر رکوع میں ہی رہیں گے یا رہے ہیں۔ اور کہتے تھے جب دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے تھے تو یکدم پلٹ کر دوسرا سجدہ نہیں کر دیتے تھے بلکہ وہاں بھی ذکر میں گم اور ایسے بیٹھ جاتے تھے گویا بھول ہی گئے ہیں کہ آگے بھی کوئی سجدہ آنے والا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن شداد کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے اور میں آخری صف میں تھا لیکن حضرت عمرؓ کی گریہ وزاری کی آواز سن رہا تھا۔ وہ یہ تلاوت کر رہے تھے ﴿إِنَّمَا أَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ﴾ کہ میں تو اپنے اللہ ہی کے سامنے اپنے سارے دکھ رویا کروں گا کسی اور کے سامنے مجھے ضرورت نہیں ہے۔ پس جو ذکر الٰہی میں گم رہتے ہیں ان کو خدا کے سوا کسی اور کا دربار ملتا ہی نہیں جہاں وہ اپنے غم اور دکھ روئیں اور اپنے سینوں کے بوجھ ہلکے کریں۔ فرماتے ہیں پچھلی صف میں تھا وہاں تک مجھے حضرت عمرؓ کے سینے کے گڑگڑانے کی آواز آرہی تھی۔

حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ بنو سلمہ کا محلہ مسجد نبوی سے دور تھا۔ لیکن وہ مدینے کے کنارے پر تھے اس وجہ سے مدینے کی حفاظت میں وہ ایک اہم کردار ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے شوق ظاہر کیا کہ مسجد نبوی کے قریب آجائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو اجازت نہیں دی۔ لیکن ان کی نیت اچھی اور پاک تھی وہ قریب آنا چاہتے تھے تاکہ زیادہ ذکر الٰہی کا موقع ملے اور ذکر الٰہی میں اول اور افضل حیثیت نماز باجماعت کی تھی جو مسجد نبوی میں ادا کی جاتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلداری کے لئے یہ انتظام فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم وہیں رہو۔ جس نیک نیت سے تم قریب آنا چاہتے ہو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تمہارے ہر قدم پر تمہیں اجر عطا کرے گا۔ جتنے لمبے فاصلے کرو گے اتنا ہی ذکر الٰہی میں شمار ہوں گے اور ہر قدم کا اجر تمہارے لئے لکھ دیا جائے گا۔

حضرت حرامؓ بن ملحان کے آخری کلمات بھی سننے کے لائق ہیں جب ان پر برچھے کا وار پڑا اور وہ آرپار نکل گیا اس حالت میں حضرت حرامؓ نے زخم کا خون لے کر سامنے سے اپنے چہرے پر ملا اور سر پر چھڑکا۔ وہ خون جو اندر دوڑ رہا تھا چونکہ خدا کی خاطر باہر نکلا تھا انہوں نے کہا اب مقدس ہو چکا ہے۔ اب اس کی برکت سے جسم کے باقی اعضاء کو بھی متبرک کر دوں اور یہ کہا "اَللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ"۔ اللہ اکبر۔ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

یہی روایت حضرت عامرؓ بن فہیرہ کے متعلق ملتی ہے کہ آخری کلمہ آپ کا بھی یہی تھا۔

صاحب طبقات بیان کرتے ہیں کہ حضرت زیدؓ بن خطاب جو حضرت عمرؓ کے بھائی تھے ایک جنگ میں ان کے سپرد علم کیا گیا (یہ جنگ یمامہ کی بات ہو رہی ہے) وہاں اس قدر زور سے دشمن نے ہلہ بولا کہ صحابہ کے پاؤں اکھڑ گئے۔ کچھ ڈول گئے۔ اس وقت اس حالت میں بڑے جوش کے ساتھ یہ بھاگتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور وہ آخری کلمات جو ان کے سنائی دئے وہ یہ تھے کہ خدایا! میں اپنے ساتھیوں کی پسپائی پر تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں۔

حضرت خبیبؓ کا ذکر بارہا آپ سن چکے ہیں مگر ایسا ذکر ہے جو کبھی پرانا نہیں ہو سکتا۔ آپ نے جب جان دی، ایسی حالت میں کہ دشمن نے آپ کو گھیرے میں لے کر پکڑ لیا تھا اور مقتل کی طرف لے جا رہے تھے۔ اس وقت مقتل میں پہنچ کر انہوں نے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعتیں نماز پڑھ لوں۔ ذکر الٰہی تو کر ہی رہے تھے، ہر وقت ذکر کرتے رہتے تھے۔ نماز کی اہمیت کا یہ حال تھا کہ صحابہؓ سب سے زیادہ پاکیزہ، سب سے بلند تر ذکر نماز ہی کو سمجھتے تھے۔ تو انہوں نے دو رکعتیں نماز ادا کی۔ سلام پھیرا اور کہا دل نہیں چاہتا تھا کہ اس نماز سے الگ ہو جاؤں مگر ڈرتا تھا کہ تم مجھے بزدل نہ سمجھ لو۔ یہ نہ سمجھ لو کہ میں شہادت سے ڈر رہا ہوں اس لئے جلدی میں یہ رکعتیں ادا کر دی ہیں۔ اب جو چاہو کر لو۔ اور جب ان کو نیزہ مارا گیا تو وہ شعر پڑھتے ہوئے زمین پر گرے۔

وَلَسْتُ أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا ۔۔۔ عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ ۔۔۔ يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ خدا کی راہ میں کس کروٹ پر قتل ہو کے گرتا ہوں۔ "وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ" یہ تو اللہ کی خاطر ہے اور اگر وہ چاہے تو میرے جسم کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑوں پر جو

پارہ پارہ کر دیا گیا ہو، ہر جسم کے حصے پر برکتیں نازل فرمائے۔ یہ آخری آواز تھی جو شہادت کے وقت ان کے منہ سے نکلی اور یہی ذکر اللہ کرنے والوں کے دل کی آواز بن جایا کرتی ہے۔ ان کی زندگی بھی زندگی ہو جاتی ہے، ان کی موت بھی زندگی ہو جاتی ہے، ان کو کوئی پرواہ نہیں رہتی کہ کس طرح کس حالت میں ان کا انجام ہو۔ جانتے ہیں کہ اللہ اپنے ذکر کرنے والوں کے جسم کے ذرّے ذرّے پر برکتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی روح ہمیشہ کے لئے خدا کی پناہ میں آجاتی ہے اور اس کا ذکر ہمیشہ کے لئے اس کے اوپر اپنی رحمت کی چادر تان دیتا ہے خواہ وہ اِس دنیا میں رہے خواہ وہ اُس دنیا میں چلا جائے۔

پس اِس پہلو سے اس رنگ میں ذکر کریں کہ آپ کے ساتھ تمام دنیا کا ذکر وابستہ ہو جائے۔ تمام خدا کے بندے اور مخلوق جو آج ہیں یا کل آنے والی ہیں وہ آپ سے ذکر کے آداب سیکھیں۔ کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حقیقی سنت کو دوبارہ زندہ کرنے کے عزم کر لئے ہیں۔ وہی ذکر آپ زندہ کریں گے جو محمد مصطفیٰ کا ذکر ہے، کسی پیر فقیر کے ذکر کو آپ دنیا میں جاری نہیں کریں گے۔ پس آج دنیا محتاج ہے کہ آپ ہی سے ذکر سیکھے اور آئندہ نسلیں بھی اسی کے ذکر کو لے کر آگے بڑھتی چلی جائیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ یہ وہ آبِ حیات ہے جس آبِ حیات کے بعد کسی ہلاکت کے زہر کو مجال نہیں ہے کہ آپ کے رگ وپے میں دوڑنے لگے، آپ کے رگ وریشے میں پیوست ہو کر آپ کو ہلاک کر سکے۔ زندگی کی ایک ہی راہ ہے وہ ذکر الٰہی کی راہ ہے۔ وہ راہ ہے جو مَیں نے آپ کو دکھا دی، اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

جو بوزنین خصوصیت کے ساتھ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں ان کے متعلق ایک چھوٹی سی بات کہہ کر مَیں اجازت چاہتا ہوں کہ ان بوزنین کو ذکر الٰہی کے ساتھ فوراً وابستہ کر دیں۔ کوئی اور تربیت نہیں ہے جو ان کی زندگی کی ضمانت دے سکے یعنی روحانی زندگی کی جو ان کو آئندہ ہلاکت سے بچا سکے۔ صرف یہ راہ ہے کہ جس کے بندے ہیں اس کے ہاتھ میں ہاتھ تھما دیں۔ اللہ کی انگلی میں ان کی انگلیاں پکڑا دیں۔ خدا سے وابستہ کر دیں پھر آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہے، پھر اللہ ہی ان کی حفاظت کرے گا۔ پس ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور ذکر الٰہی کا چسکا ان کے دلوں میں پیدا کر دیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے فرمایا:

"آج تو ماشاء اللہ مسجد بہت بھر گئی ہے اور عورتوں کو اب دوسری جگہ بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ مسجد جو بھری ہوئی ہے اللہ کے فضل سے یہ بوزنین کے بغیر بھری ہوئی ہے۔ ان کی اتنی تعداد ہے خدا کے فضل سے وہ اس مسجد میں سما ہی نہیں سکتے اس لئے ان کے لئے الگ انتظام کیا گیا ہے تاکہ وہاں ترجمہ بھی ان کو اونچی آواز میں سنایا جا سکے۔ یہ اس لئے بتا دیا ہے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کو دوسرے درجے کا شہری سمجھا گیا ہے۔ ان کے لئے الگ انتظام کیا ہے اس لئے کہ ایسا انتظام نہیں تھا کہ بجلی کے تاروں کے ذریعے ان کے کانوں تک ترجمہ پہنچایا جا سکتا ہو۔ اس لئے بے اختیاری تھی اس لئے ان کو الگ رکھا گیا ہے ورنہ ان کو یہاں جگہ دی جاتی اور پرانے احمدی دوسرے کمرے میں چلے جاتے۔ یہ وضاحت کر دی ہے دنیا میں سب دیکھ رہے ہیں کہیں کوئی سننے والا غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے۔"

❀❀❀.........❀❀.........❀❀❀

# جماعت احمدیہ بروکرو (C.F.I) کے پہلے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: باسط احمد۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

ریجنل ہیڈکوارٹر یمسکرو سے ۱۷۵ میل دور Divo سیکٹر میں قائم ایک نئی جماعت بروکرو المعروف .C.F.I کو اپنا پہلا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ ۱۵؍مئی ۲۰۰۲ء کو جامع مسجد سے ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اہل بروکرو نے مارچ ۲۰۰۲ء ہی میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دو ہزار سے زائد نفوس کو بیعت کی سعادت ملی۔ مجلس عاملہ اور نظام جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

جلسہ کی تیاری گزشتہ ماہ سے شروع تھی۔ خدام اور لجنات کی الگ الگ ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ مسجد سے ملحقہ وسیع گراؤنڈ کو جھاڑیوں اور گھاس کی کٹائی کر کے صاف اور ہموار کیا گیا اور حاضرین جلسہ کو دھوپ کی شدت سے بچانے کے لئے کھجور اور پام کے پتوں اور بانس کی مدد سے ایک وسیع چھپر تیار کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں کرسیوں، بنچوں اور صفوں کا وسیع انتظام کیا گیا اور سٹیج کو سادگی مگر خوبصورتی سے سجایا گیا۔

جلسہ کی اطلاع اردگرد کے دیہات میں بھی کی گئی تھی چنانچہ اردگرد کے دیہات سے آئمہ اور ان کے نمائندے صبح آٹھ بجے سے ہی پہنچنا شروع ہو گئے اور جلسہ گاہ میں مقامی لوگوں اور مہمانوں کی وجہ سے خوب رونق ہو گئی۔

مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ، آبی جان سے تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب کی آمد پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد خاکسار اور مکرم قاسم طورے صاحب مبلغ سلسلہ نے جولا زبان میں منظوم کلام پیش کیا۔ بعدہٗ حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام "ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الا اللہ" خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ لوکل معلم و سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت بروکرو نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم صدیق آدم وبیا صاحب نے کی جس میں ظہور امام مہدیؑ کے بارہ میں علامات اور حوالہ جات پیش کئے۔ دوسری تقریر مکرم قاسم طورے صاحب مبلغ سلسلہ بسّم نے کی جس میں جماعت پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا۔ ان تقاریر کے بعد عزیزہ هبة المنعم بنت مکر عبدالرشید صاحب انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد Cheipo جماعت کے امام مکرم ابوالقاسم تراؤرے صاحب نے مختصر تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور جماعت کی خدمات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں جو اسلام سے الگ ہے بلکہ یہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر پُر مغز خطاب کیا۔ اور اختتامی دعا کروائی۔ جلسہ گاہ میں کثیر تعداد میں مردوں اور عورتوں نے شرکت کی جن کے لئے الگ الگ بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

جلسہ کے اختتام پر مستورات کا الگ جلسہ مکرم امیر صاحب کی اہلیہ محترمہ کی صدارت میں ہوا۔ آپ نے عورتوں کی تربیت کے حوالہ سے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا جولا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ آپ نے عورتوں کی تنظیم خصوصاً لجنہ اماء اللہ کے قیام پر بھی زور دیا۔

شعبہ رجسٹریشن کے مطابق اس جلسہ میں کل حاضری ۲۸۳۹ تھی جن کا تعلق آٹھ جماعتوں سے تھا۔ جلسہ کے بعد کھانا پیش کیا گیا جو بروکرو کی خواتین نے تیار کیا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل بروکرو (.C.F.I) کے ایمان اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے اور اس جلسہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

بقیہ: دینی علوم کی تدریس کے بعض طریق از صفحہ نمبر ۴

ایسی تصویروں کی مزید بہت سی شکلیں ممکن ہیں جن سے الفاظ اور عبارت میں چھپے معنی کو تصویر سے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر اسی طرح کے چارٹ کا خاکہ طلبہ وطالبات کو دے کر اس میں الفاظ لکھنے کے عمل سے امتحان کا بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں Mind Mapping اور Graphic Comprehension کے شعبہ میں کئی تحقیقاتی مقالے منظر عام پر آئے ہیں۔ دینی علوم کی تدریس میں اس طریق کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ایسے خاکے (اشکال) پڑھنے والے کے ذہن میں معلومات کو منظّم اور مربوط کرتے ہیں۔ کسی تحریر کی معلومات کے ایسے خاکے بنانے سے ذہن میں ذیلی عنوانات (Sub Heading) کی طرح ایک قسم کے سانچے بھی بن سکتے ہیں۔

نیمونکس (Mnenonics) ایک ایسا طریق ہے جس کی مدد سے ملتی جلتی معلومات کو یاد رکھنے کے لئے کسی آسان مثال کا سہارا لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کے معنے بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں یاد رکھنے میں ترتیب کے بدلنے کا خدشہ ہو تو یوں یاد رکھ لیں کہ صُمٌّ میں س جیسی آواز ہے تو یاد رہے کہ سن نہیں سکتے۔ بُکْمٌ میں 'ب' کی آواز ہے تو یاد رہے کہ بول نہیں سکتے اور عُمْیٌ کے شروع میں الف جیسی آواز ہے تو یاد رہے کہ اندھے ہیں۔ اسی طرز پر بہت سی مثالیں ہم خود بنا کر دینی معلومات کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ حفظ قرآن کے لئے بھی اس سے مدد لی جا سکتی ہے تاکہ ملتے جلتے الفاظ کے باوجود صحیح آیت ہی پوری طرح یاد رہے۔

طلبہ و طالبات کو سبق کے لئے تحریک (Motivation) دینا بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے دلچسپ اشیاء دکھا کر، اچھوتا سوال پوچھ کر اور دوسرے طریقوں سے مدد لی جا سکتی ہے۔ بعض مرتبہ بچے کو کوئی چیز یاد کرنے کو دیں تو وہ کم دلچسپی دکھا رہا ہوتا ہے لیکن اگر اس کو یاد رکھنے کے لئے واقعی پُرکشش انعام رکھ دیا جائے تو بچے کی لگن میں نیا رنگ آجاتا ہے۔

زیادہ تعداد والی کلاس ہی کے اندر چھوٹے گروہ بنا کر پڑھنے کے عمل سے بھی تدریس کے لئے ہر مزاج کے بچے کو کچھ معاونت ملتی ہے۔ اگر Small Group Learning کو صحیح طور پر استعمال کریں تو کلاس میں نظم و نسق کا عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔ تدریس کے عمل میں کئی تجربات کر کے ہر عنوان، طلبہ و طالبات کی عمر اور مزاج وغیرہ کے لحاظ سے بہترین طریق کا استعمال ایک خاص ہنر ہے جس کے لئے مشق اور محنت کی ضرورت ہے۔

وہ علم دے جو کتابوں سے بے نیاز کرے
وہ عقل دے کہ دو عالم میں سرفراز کرے

# مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام قادیان میں

# سہ روزہ فری آئی کیمپ کا کامیاب انعقاد

**مضافات قادیان کے 50 دیہات کے 605 مریضوں کا چیک اپ، 35 مریضوں کے کامیاب آپریشن، فری ادویات اور مریضوں کے قیام وطعام کے علاوہ لنگر عام کا انتظام، علاقہ کے متعدد معززین کی شرکت اور جماعت کی خدمات پر خراج تحسین۔**

(رپورٹ: حافظ مخدوم شریف ۔قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر انتظام سہ روزہ آنکھوں کا فری میڈیکل کیمپ مورخہ 16,15,14 مارچ 2002ء کو ایوان خدمت و ایوان طاہر وایوان انصار میں لگایا گیا۔ 14 مارچ کو صبح سے ہی کثرت سے مریض آنے لگے۔ صبح 11 بجے سے 10 ماہر ڈاکٹرز صاحبان کی ٹیم نے ان مریضوں کا چیک اَپ ایوان طاہر میں شروع کیا اور ساتھ ساتھ مفت ضروری ادویات مریضوں کو دی گئیں۔ اس موقعہ پر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان بنفس نفیس تشریف لا کر آئی کیمپ کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور مفید مشورے دئے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق مضافات قادیان کے 50 دیہات کے 605 مریضوں کا چیک اپ ہوا اور بہت سے مریضوں کو عینک کے نمبر دئے گئے۔ 35 مریضوں کے سفید موتیا کے آپریشن کئے گئے۔

اس کیمپ کی افتتاحی تقریب ساڑھے چار بجے احمدیہ گراؤنڈ میں زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ بھارت کی درخواست پر جناب تریت راجندر سنگھ باجوہ M.L.A حلقہ قادیان، جناب اندر ایس بھٹی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ، جناب ڈاکٹر ایس پی گرگ صاحب چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور، جناب ڈاکٹر جسبیر صاحب ایس ایم او قادیان، جناب لکھوندر سنگھ صاحب نائب تحصیلدار اور متعدد عہدیداران ضلع، ڈاکٹرز صاحبان اور شہر کی معزز شخصیات، جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت احمدیہ قادیان نے شرکت کی۔

اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہؤا۔ عزیز احمد خیر صاحب نے تلاوت کی اور عزیز محمد اسد اللہ نے اس کا پنجابی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مہمانان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰه پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نوجوانوں کو

قادیان میں سہ روزہ آئی کیمپ کی افتتاحی تقریب کا ایک منظر

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی نصیحت فرمائی ہے۔ ان ارشادات کے پیش نظر ہندوستان کیا دنیا بھر میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے آئی کیمپ ڈنٹل کیمپ، بلڈ ڈونیشن کیمپ، ریلیف کیمپ جیسے مختلف رفاہی پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں۔ گجرات کے زلزلہ اور اڑیسہ میں طوفان کے موقعہ پر ہمارے نوجوانوں نے بھرپور خدمت کی اور جماعت کی طرف سے ریلیف کا سامان ضرورتمندوں تک پہنچایا۔ آپ نے کہا ہمیں جو یہ خدمات کی توفیق مل رہی ہے وہ خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔ کیونکہ ہمارے خلیفہ دن رات ہماری اصلاح کی ہر ممکن کوشش اور راہنمائی فرماتے رہتے ہیں اور ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد سماج کا قیمتی اور مفید وجود بن جائے۔

اس کے بعد جناب اندر ایس بھٹی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے خیالات اور اس کی سوچ بہت اچھی ہے۔ جماعت ہمیشہ قوم و سماج کی سیوا کرتی ہے۔ اور بھائی چارہ پیدا کرتی ہے اس آئی کیمپ میں آپ نے بغیر کسی بھید بھاو کے تمام دھرم کے لوگوں کو دعوت دے کر غرباء کی خدمت کی توفیق پائی ہے اور قوم کی تعلیم کو بڑھانے کے لئے کمپیوٹر سینٹر بھی کھولا ہے۔ میں جماعت کے نوجوانوں کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اسی طرح جماعت کے نوجوان سماج سیوا کرتے رہیں گے مجھے چار یا پانچ بار جماعت کے مختلف پروگراموں میں شرکت کا موقعہ ملا اس کو میں اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں امید ہے کہ آئندہ بھی آپ لوگ مجھے اپنے نیک کاموں کے لئے بلاتے رہیں گے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خصوصاً صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اس کیمپ کے انعقاد پر خراج تحسین پیش کیا۔

بعدہٗ ڈاکٹر ایس پی گرگ صاحب چیف میڈیکل آفیسر محکمہ صحت ضلع گورداسپور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج جو میں محسوس کر رہا ہوں وہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہاں آکر جو آپ کا کردار دیکھا وہ بہت بلند اور اعلیٰ پایا۔ آپ نے اپنے معیار کو قائم رکھا ہے۔ بلند بھارت کی بلند تصویر کو بنائے رکھنے کے لئے ان کیمپوں کا انعقاد بہت ضروری ہے۔ آج کل ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس کیمپ کے ذریعہ بلالحاظ مذہب وملت سب کی خدمت کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سماج سیوک اور امن پسند جماعت ہے یہ جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے بہت اچھا قدم ہے اللہ تعالیٰ آپ کی تمام تمناؤں کو پورا کرے۔

ازاں بعد محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور خارجہ نے اپنے خطاب میں معزز مہمانان اور ڈاکٹرز صاحبان کو تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی کسی ضرورت کے لئے خدام الاحمدیہ کو بلایا گیا تو وہ بغیر کسی تاخیر کے فوراً خدمت کے لئے حاضر ہوتے رہے ہیں۔

بعد ازاں جناب سردار تریت راجندر سنگھ جی باجوہ M.L.A حلقہ قادیان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ جماعت نے مجھے اس نیک کام کے لئے دعوت دی۔ جماعت احمدیہ اپنی نمایاں خدمات کی وجہ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ 1992 میں جب قادیان میں سیلاب آیا تو نکاسی والا نالہ بلاک ہو گیا اور شہر میں پانی بھر گیا۔ بلدیہ کمیٹی کے ملازمین اس بلاک کو ہٹانے میں ناکام رہے تو میری درخواست پر جماعت کے نوجوانوں نے بڑی محنت سے اس بلاک کو ہٹایا۔ جس کی وجہ سے شہر ایک بڑی آفت سے بچ گیا۔ نیز موصوف نے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت نے اپنے نوجوانوں کو اصولوں کا پابند کیا ہے۔ اور ان کی عمدہ رنگ میں تربیت کر رہی ہے۔ جماعت کا کوئی بھی نوجوان نشہ کا عادی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہم روزانہ ان نوجوانوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ ایک ڈسپلن کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ان کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے۔ وطن اور سماج کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے نوجوان اپنی مثال آپ ہیں۔ جہاں ایک طرف ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں وہیں دوسری طرف قادیان کی مقدس بستی کے احمدی نوجوان بلا لحاظ مذہب و ملت دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ کیمپ کے انتظامات بہت ہی شاندار ہیں۔ مریضوں کو ہر طرح کی سہولت دی گئی ہے۔ اتنے شاندار انتظامات کے

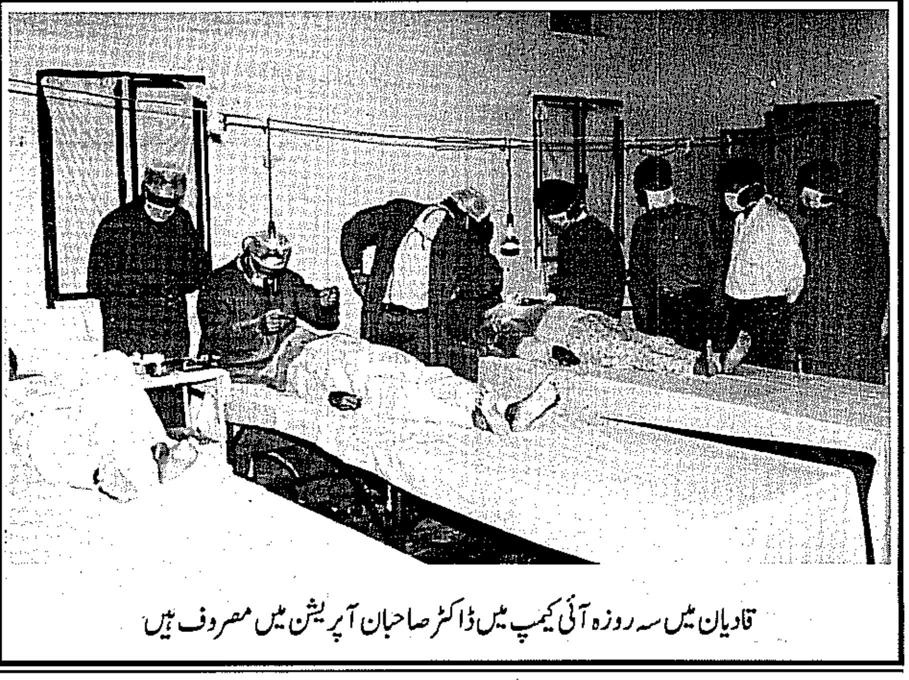

قادیان میں سہ روزہ آئی کیمپ میں ڈاکٹر صاحبان آپریشن میں مصروف ہیں

قادیان میں سہ روزہ آئی کیمپ میں آپریشن کے بعد مریضوں کی دیکھ بھال کی جارہی ہے

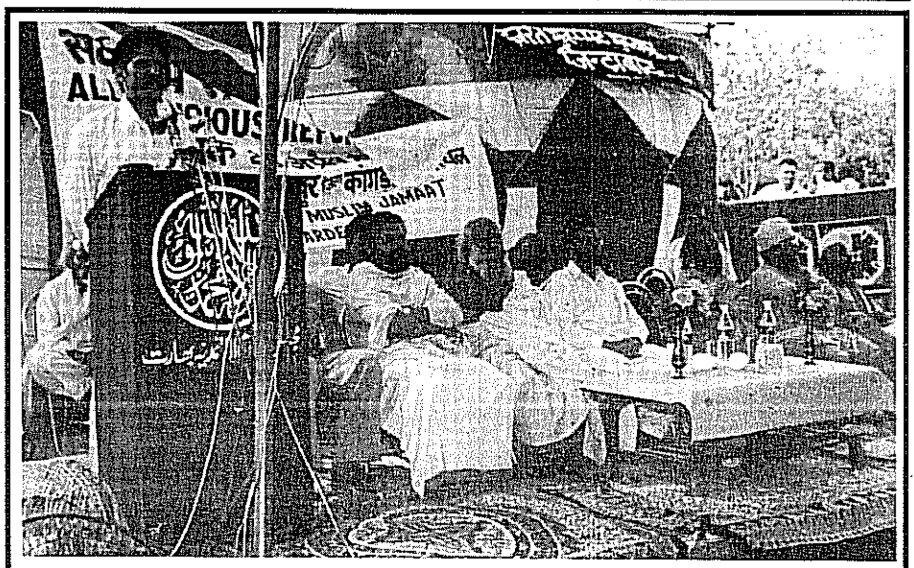

قادیان میں سہ روزہ آئی کیمپ کی افتتاحی تقریب میں ہماچل پردیش کے ایک لیڈر تقریر کر رہے ہیں

لئے میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور انکی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

صدر جلسہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اصلاح وارشاد نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذاہب کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ انسان خدا کی عبادت کرے اور انسان کی خدمت کرے۔ بدقسمتی سے آج کل مسلمانوں میں یہ اہم اوصاف مفقود ہو رہے ہیں لیکن بانی جماعت احمدیہ نے اس اسلامی تعلیم کو اپنے نمونہ سے زندہ کیا۔ قادیان کے آریہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل جب بیمار ہوتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور ان کا علاج بھی کروایا کرتے تھے۔ آج جماعت احمدیہ اسی نمونہ پر چل رہی ہے۔افریقہ میں جماعت احمدیہ کے درجنوں ہسپتال کام کر رہے ہیں اور قادیان میں بھی بہت بڑا ہسپتال بنایا جارہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیوپیتھی علاج کو عام فرمایا ہے۔ آج ہندوستان میں درجنوں ہومیوپیتھی ڈسپینسریز قائم ہیں جہاں لوگوں کو مفت ادویات دی جاتی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سال فری آئی کیمپ لگایا جارہا ہے۔ اس کیمپ میں فری ادویات دی جاتی ہیں اور آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ اور مریضوں کے قیام وطعام کا اچھا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ سب کام ہم صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ آخر میں موصوف نے اس کیمپ کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور ان کے رفقاء کار کو مبارکباد پیش کی اور تمام اراکین خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مکرم قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین نے سر انجام دئے۔ اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔

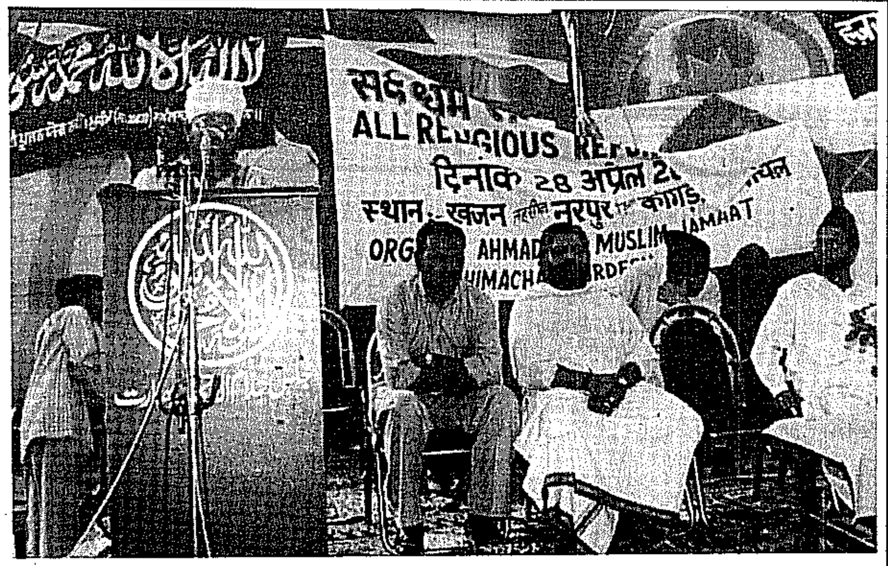

قادیان میں سہ روزہ آئی کیمپ کی افتتاحی تقریب میں سوامی بھگوان داس جی خطاب کر رہے ہیں

۱۵/مارچ کو صبح 12:30 بجے ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن والے تمام مریضوں کا دوبارہ چیک اپ کیا اور ایوان طاہر میں 35 مریضوں کا آپریشن کیا۔

مورخہ ۱۶ مارچ کی دوپہر محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت نے مریضوں کی عیادت کی اور اپنے ہاتھوں سے مریضوں کو ضروری ادویات دیں اور انہیں ضروری احتیاطیں برتنے کا مشورہ دیا۔ اور مریضوں کی شفایابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ مریضوں کو رخصت کر دیا گیا اور اس طرح یہ سہ روزہ میڈیکل آئی کیمپ بخیر وخوبی اختتام پزیر ہؤا۔

مورخہ 19 اور 26 مارچ کو ڈاکٹرز صاحبان نے آپریشن کئے ہوئے مریضوں کا دوبارہ معائنہ کیا۔

اس آئی کیمپ کے کاموں کو بہترین رنگ میں انجام دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے منتخب افراد پر مشتمل کمیٹی دو ماہ قبل ہی بنا دی تھی۔ کمیٹی نے اعلیٰ حکام اور ڈاکٹرز صاحبان سے رابطہ، شہر و مضافات قادیان میں تشہیر و دعوت نامہ دینے کے علاوہ مریضوں کے لئے ادویات و آپریشن اور ان کے قیام و طعام کے ضروری انتظامات کئے۔ مختلف شعبہ جات کے تحت قادیان کے خدام نے دن رات نہایت محنت جوش اور اخلاص کے ساتھ خدمت سرانجام دی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ تمام مریضوں نے احمدی نوجوانوں کی بے لوث خدمت کو برملا سراہتے ہوئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کیمپ کے انعقاد کی خبریں ۸/اخبارات نے شائع کیں۔ ڈاکٹرز صاحبان ہمارے اس کیمپ سے بہت متأثر ہوئے اور بتایا کہ ہم سال میں سینکڑوں کیمپ لگاتے ہیں لیکن آپ کے کیمپ کا انتظام، صفائی اور خدمت کا معیار سب سے بلند ہے۔ ایسا ہم نے کسی کیمپ میں نہیں دیکھا۔

## مجلس خدام الاحمدیہ واگاڈوگو ریجن (بورکینا فاسو) کے

# سالانہ اجتماع کا انعقاد

(ظفر احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ واگاڈوگو)

مجلس خدام الاحمدیہ واگادوگو کو تربیتی لحاظ سے مختلف پروگرام منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ امسال ہم نے اس ریجن میں چار مختلف جہتوں کے پروگرام بنائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شامل ہو سکیں اور ان کی تربیت ہو سکے۔

اس سلسلہ میں پہلا اجتماع واگادوگو سے ایک سو کلومیٹر دور ضلع پاسورے، جماعت Koullou میں منعقد کیا۔ اس علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۵/گاؤں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر چکے ہیں۔ اجتماع سے قبل پروگرام شائع کروا کے سارے گاؤں میں تقسیم کیا گیا جس میں علمی وورزشی مقابلہ جات کا نصاب پرنٹ تھا اور ساتھ ساتھ ہر گاؤں کے چیف اور سرکاری افسران کو دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اجتماع سے ایک ہفتہ قبل خاکسار اور لوکل مشنری اور معلم نے گاؤں میں جاکر تربیتی کلاسز لگائیں جس میں تلاوت، اذان، دینی معلومات اور تقاریر کی تیاری کروائی جاتی رہی۔ اسی طرح سب گاؤں میں اجتماع کے چندے کی خصوصی تحریک کی گئی۔ لوگ تربیتی کلاسوں سے بہت خوش تھے۔ مقامِ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں Koullou جماعت کے خدام، انصار، اطفال اور لجنات نے مل کر دن رات ایک کر کے ایک بہت بڑا سائبان تیار کیا اور ایک خوبصورت سٹیج بھی بنایا جس پر کلمہ طیبہ کے بینرز آویزاں کئے گئے۔

### ویڈیو پروگرام

۲۹/جولائی کو عشاء کی نماز کے بعد ویڈیو پروگرام دکھائے گئے جن میں گزشتہ جلسہ جات کی جھلکیاں، جماعت کا تعارف، حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول اور لوکل زبان میں تقاریر سنائیں۔ رات دو بجے تک یہ پروگرام جاری رہا۔

مورخہ ۳۰/جون کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر درس دیا گیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

### افتتاحی تقریب

۳۰/جون کو صبح اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلے سیشن کی صدارت مکرم سلیمان کابورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا جس کے بعد نظم ہوئی۔ اس کے بعد صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں نظام جماعت کی وضاحت کرتے ہوئے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہ معلم دابو عبدالحمید صاحب نے احمدیت کے تعارف کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جن کے اختتام پر ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

### اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کی صدارت مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت احمدیہ برکینا فاسو نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد لوکل مشنری مکرم باندا ابوبکر نے لوکل مشنری نے چندے کی اہمیت پر تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے پہلے گاؤں والوں نے امیر صاحب کو افریقہ کا روایتی لباس تحفۃً پیش کیا جس کو امیر صاحب نے پہنا۔ اپنے خطاب میں خدام کو قیمتی نصائح فرمائیں اور خدام و اطفال میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا۔ علاقہ کے لوگوں کو احمدیت اور اس کے عقائد سے واقفیت ہوئی۔ اس اجتماع میں ۱۵۰۰ سے زائد احباب نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان اجتماعات سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔ آمین

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan; John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting.High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی ۔ لَاشَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ۔ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَآءُكَ

# ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

## خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

# دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

## نمبر ۱۸

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ کی خصوصی توجه اور دعاؤں کی برکت سے دنیا بھر میں احباب جماعت ہومیو پیتھی طریق علاج سے مستفید ہو رہے ہیں اور جیساکه حضور انور نے فرمایاتھااس کے نتیجه میں روزمره کی بیماریوں کا علاج مقامی طورپر خود کر کے ہسپتالوں کے مہنگے علاج اور دیگر بہت سی پریشانیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضور انور ایده الله کی ہدایات کی تعمیل میں مختلف ممالك میں مفت ہومیو پیتھك علاج کے لئے ڈسپنسریاں قائم ہیں اور اکثرو بیشتر حضور ایده الله کے بیان فرموده نسخه جات ہی زیر استعمال ہیں ۔دنیا بھر میں اس سستے اور نہایت آسان اور مفید طریق علاج کے نتیجه میں مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق جماعت کو حاصل ہے اور بعض دفعه غیر معمولی طورپر حیرت انگیز شفا کے واقعات ظاہر ہوتے ہیں ۔

امراء کرام اور ہومیو ڈسپنسریوں کے انچارج صاحبان سے درخواست ہے که غیر معمولی شفا کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات اپنی تصدیق کے ساته ہمیں بھجوائیں تو ہم انشاء اللّٰہ انہیں الفضل انٹرنیشنل مین شائع کریں گے ۔

جرمنی سے جماعت کی ہومیو پیتھی کی ڈسپنسریوں کے انچارج مکرم رانا سعید احمد خان صاحب نے ہمیں ایسے ہی بعض واقعات بھجوائے ہیں ۔ ان کے شکریه کے ساته اور دنیا بھر کے احمدی معالجین کو غیر معمولی طورپر دست شفا عطا ہونے اور تمام مریضوں کی شفایابی کے لئے دعا کی تحریك کے ساته چند واقعات ہدیۂ قارئین ہیں :-

☆......جرمنی سے مکرم چیمہ صاحب لکھتے ہیں:

"میری بیٹی جس کی عمر ۱۷سال ہے ،مارچ ۲۰۰۱ء میں اچانک بیمار ہوگئی۔ فیملی ڈاکٹر سے رابطہ کیا۔ اس نے سپیشل ڈاکٹروں کے پاس بھیجا۔ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کو کوئی خطرناک بیماری ہے۔ آپریشن کے بعد پتہ چل سکے گا۔لہذا آپریشن کے لئے ہسپتال بھجوادیا۔ڈاکٹروں نے دو دفعہ آپریشن کیا جس سے نتیجہ نکلا کہ اس کو ٹی بی ہے۔ٹی بی کا نام سنتے ہی ہم اہل خانہ بہت پریشان تھے۔ڈاکٹروں نے دوائی تجویز کی جو کہ ہم نے شروع کردی۔دوستوں کو دعا کے لئے عرض کرتے رہے اور حضور ایدہ اللہ کو خط لکھے ۔ کسی دوست نے مشورہ دیاکہ ہومیو پیتھک دوائی استعمال کر کے دیکھیں۔ میری بیٹی کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی ۔دسویں کلاس میں پڑھتی تھی ، سکول جانا چھوڑ دیا۔ ہم بہت گھبرائے ہوئے تھے ۔ میری بیٹی ہومیو علاج پر یقین نہیں رکھتی تھی۔ خاکسار نے رانا سعید احمد خان صاحب سے مشورہ کیا اور بیماری کی ساری صورتحال بتائی۔ انہوں نے کہا بیٹی کو میرے پاس لے کر آنا۔ صرف چھ ہفتے کی خوراک استعمال کر کے دیکھیں۔ایک دن مَیں اور میری بیٹی رانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔انہوں نے کچھ واقعات بتا کر یقین دلایا کہ خداتعالیٰ کے فضل سے ٹی بی کا بہت مؤثر علاج ہومیو پیتھی میں ہے۔ صرف چھ ہفتے ہومیو پیتھک دوائی استعمال کر کے دیکھیں ۔ڈاکٹروں سے چیک کرواتے رہیں ۔بیٹی نے ہومیو دوائی استعمال کرنی شروع کردی۔

دو ہفتوں کے بعد ڈاکٹری رپورٹ تھی کہ صحت بحال ہو رہی ہے دوا جاری رکھیں۔ چھ ہفتے دوا استعمال کرنے کے بعد ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق ٹی بی کا نام و نشان تک نہ ملا۔ڈاکٹر حیران تھے ، اتنی جلدی صحت یاب کیسے ہو گئی۔ دوا ابھی جاری ہے خداتعالیٰ کے فضل سے اس نے دوبارہ سکول جانا شروع کردیاہے، صحت بالکل ٹھیک ہے۔

اسی طرح ایک دن میری بڑی بیٹی میرے گھر آئی ہوئی تھی اس کا دو سال کا بیٹا اچانک بیمار ہو گیا۔وہ بار بار قے کر تا تھا اور رو رو کر اس کا برا حال ہو گیا تھا۔ خاکسار کام پر سے گھر آیا۔ بیٹی نے آتے ہی کہا میرے بیٹے کو ہسپتال لے جائیں۔خاکسار نے رانا سعید احمد صاحب کو فون پر صورتحال بتائی تو انہوں نے کہا کہ کسی بچے کو بھیج کر دوائی لے جائیں۔ مَیں دوائی تیار کر دیتا ہوں۔ دوائی لے کر آیا۔ بچے کو پہلی خوراک دی، دوائی کھاتے ہی قے بند ہو گئی اور بچے نے رونا بند کر دیا، ہنسنے لگا اور کھانے لگا۔ سب حیران ہوگئے اتنی جلدی ہومیو دوائی اثر کرتی ہے۔

مَیں تو پہلے ہی ہومیو پیتھک پر یقین رکھتا تھا اب تو میرے گھر کا ہر فرد ہومیو پیتھک پر ہی یقین رکھتا ہے۔دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے ہم نے روزمرہ کی تکلیفوں کے لئے کبھی بھی کوئی دوسری دوائی استعمال نہیں کی ۔ خداتعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

مکرم رانا سعید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ان کو قے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کا حسب ذیل نسخہ:

Bryonia ،Nux Vomica ،Ipecac
Cocculus 30

دن میں تین بار استعمال کروایا گیا۔

......☆......☆......☆......

☆...... جرمنی سے ہی ایک خاتون محترمہ عطیہ چوہدری صاحبہ لکھتی ہیں کہ:

"مَیں شادی کے سوا سال بعد حاملہ ہوئی مگر تیسرے مہینے میں ہی میرا حمل ضائع ہو گیا اس کے بعد ۱۹۹۸ء میں جرمنی میں حضور ایدہ اللہ سے ملاقات ہوئی ۔ حضور سے دعا کی درخواست کی اور حضور کی ہدایت کے مطابق جناب رانا سعید صاحب سے ہومیو پیتھی دوائی لے کر استعمال کرنی شروع کی۔ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے دو ماہ بعد ہی مَیں حاملہ ہو گئی ۔مَیں نے ہومیو پیتھی دوائی باقاعدہ استعمال کی ۔اب میرا بیٹا دو سال کا ہے اور خدا کے فضل وکرم سے صحت مند ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ الحمد للہ"۔

مکرم رانا سعید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ان کے لئے حسب ذیل دوائی تجویز کی گئی تھی:

(۱)......سیپیا(Sepia-CM)ایک خوراک۔

(۲)......کالی فاس (Kali Phos)، کلکیریا فاس (Calc. Phos)، فیرم فاس (Ferrum Phos)،6X کی طاقت میں ملا کر دن میں تین بار۔

......☆......☆......☆......

☆......مکرم منظور احمد صاحب چوہدری جرمنی سے لکھتے ہیں:

"میرا بیٹا عمران احمد چوہدری عمر چھ سال کی داہنی آنکھ کے اوپر ایک گلٹی تھی اور اس گلٹی کا سائز چنے کی دال کے برابر تھا۔ یہاں جرمنی کے ڈاکٹروں سے بہت علاج کروایا مگر آرام نہیں آیا۔ آخر یہاں کے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا۔

تب ہم نے رانا سعید صاحب سے مشورہ کیا اور ان سے ہومیو پیتھی دوائی لے کر استعمال کروانی شروع کی ۔ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک مہینے کے اندر اندر وہ گلٹی ختم ہو گئی۔اب تقریباً دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے ۔ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ گلٹی دوبارہ نمودار نہیں ہوئی"۔

عزیزم عمران احمد کو Platanus Occidentalis ۔ پہلے کچھ عرصہ ۳۰ کی طاقت میں اور پھر ۲۰۰ کی طاقت میں استعمال کروائی گئی تھی۔

......☆......☆......☆......

☆......جرمنی سے ہی مکرم ارشاد احمد باجوہ صاحب لکھتے ہیں:

"خاکسار کا بھانجا (عمر ۴۰سال) ایک ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ چھوٹے پیشاب کے ساتھ خون بہت زیادہ آتا تھا۔ ڈاکٹروں نے پوری سر توڑ کوشش کی مثلاً مثانے کی صفائی ، گردوں کے ایکسرے ، معدہ کے ایکسرے بلکہ پورے اندرونی نظام کی کمپیوٹر Sono Grafi وغیرہ کر دیکھیں مگر اصل مرض تک نہ پہنچ پائے ۔ایسے میں پریشانی کے عالم میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط بھی لکھے اور اپنے مرکز فرینکفورٹ میں مکرم رانا سعید احمد صاحب سے رابطہ بھی کیا تو انہوں نے Terbinthina 200 اور Arnica 1000 کی طاقت میں دوائی بنا کر دی ۔دوائی کی تیسری خوراک کھاتے ہی خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھانجے کو صحت یاب کر دیا۔ الحمد للہ، ثم الحمد للہ۔ اب معمولی تکلیف باقی ہے ۔دعا ہے اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے۔

## انفاق فی سبیل اللہ کا دلربا جذبہ

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی "حضرت حافظ معین الدین کی طبیعت میں اس امر کا بڑا جوش تھا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ خود اپنی حالت تو ان کی یہ تھی کہ نہایت عُسر کے ساتھ گزارہ کرتے تھے ۔ بوجہ معذور ہونے کے کوئی کام بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت اقدسؑ کا ایک خادم قدیم سمجھ کر بعض لوگ محبت و اخلاص کے ساتھ کچھ سلوک ان سے کرتے تھے لیکن حافظ صاحب کا ہمیشہ یہ اصول تھا کہ وہ اس روپیہ کو جو اس طرح ملتا کبھی اپنی ذاتی ضرورت پر خرچ نہیں کرتے بلکہ اس کو سلسلہ کی خدمت کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور پیش کر دیتے۔ اور کبھی کوئی تحریک سلسلہ کی ایسی نہ ہوتی جس میں وہ شریک نہ ہوتے۔ خواہ ایک پیسہ ہی دیں ۔ حافظ صاحب کی ذاتی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ قربانی معمولی قربانی نہ ہوتی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا حافظ صاحب کی ان خدمتوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھوکے رہ کر بھی خدمت کیا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے متعدد مرتبہ حافظ معین الدین صاحب کے اس طرز عمل کو بطور نمونہ بیان کیا ہے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ ماہوار اور مستقل چندہ کے علاوہ جب ان کے پاس کچھ آجاتا تو فوراً جا کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دے آتے ۔ باوجودیکہ حضرت صاحب ان کو کہتے کہ حافظ تیری ضرورتوں میں کام آئے گا تو رکھ ۔ وہ ہمیشہ یہ عرض کرتے کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ سلسلہ کی ضرورت میں صرف کر دیا جائے"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ،صفحہ ۲۹۳۔۳۰۱)

## خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و جرائد سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع ہوتے ہیں۔

## حضرت سیدہ اماں جانؓ

ماہنامہ "مصباح" اپریل ۲۰۰۲ء میں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی سیرۃ پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت اماں جانؓ ایک انتہائی فرمانبردار، خدمت گزار اور وفادار بیوی تھیں جنہوں نے جماعت کی خواتین کی زبانی نصائح اور عملی نمونہ سے تربیت کی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں کہ آپؓ باوجود اس کے کہ انتہائی خاطرداری اور نازبرداری آپؓ کی حضرت اقدسؑ کو ملحوظ رہتی، کبھی حضورؑ کے مرتبہ کو نہ بھولتی تھیں۔ بے تکلفی میں بھی آپؑ پر پختہ ایمان اور اس وجود مبارک کی پہچان آپؓ کے ہر انداز و کلام سے ترشح تھی"۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر ہمیشہ یہ اثر رہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کتنا محبت کرنے والا اور آپؑ سے تعاون کرنے والا ساتھی دیا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضورؑ نے متعدد مرتبہ اس کا ذکر فرمایا کہ کئی دفعہ جب رؤیا یا وحی کے ذریعہ سے کسی امر کا مجھ پر انکشاف ہوا تو بسااوقات ہمارے گھر والوں کو بھی اس امر کے متعلق کوئی خواب یا رؤیا دکھایا جاتا۔ یہ امر آپؓ کی روحانی صفائی کا بیّن ثبوت ہے۔

محترمہ سکینہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آپؓ کو بہت عبادت گزار، پابند نماز و تہجد اور نوافل کو دلی توجہ سے ادا کرتے دیکھا اور صحیح اسلامی رنگ میں نہایت درد و سوز و گداز سے نماز ادا فرماتے دیکھا۔ علالت کی وجہ سے روزے اگر خود نہیں رکھ سکتی ہیں تو باقاعدہ کئی ایک غریب صالح عورتوں کو خاص اپنا کھانا دے کر روزے رکھوائے۔ حج بدل دو تین بار اپنی طرف سے کروایا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی خاص مالی تحریک پر، جس میں ایک سو خدام سے ایک سو روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا، حضرت اماں جانؓ نے فی الفور لبیک کہا۔ آپؓ نے مدرسۃالبنات کیلئے بھی اپنا ایک مکان بھی عنایت فرمایا۔ الفضل کے اجراء کے وقت اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپیہ میں فروخت ہوئی، پیش کردی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں کہ آپؓ نے جو میرے حالات سے زیادہ تر واقف ہیں، ایک بار کچھ نقد روپیہ بہت ہی الحاح سے دیا اور ساتھ ہی کچھ روپیہ دیا کہ اس کو لنگر میں داخل کردیں۔

آپؓ کے حسن اخلاق کے بارہ میں مکرمہ حسن بی بی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں پہلی بار قادیان آئی تو حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں ٹھہری۔ حضرت اماں جانؓ نے میرے بچوں کے لئے مٹھائی کا تھال منگوایا۔ پھر میرے رنگدار کپڑے فوراً بدلوا دیئے اور ایک نیا جوڑا مجھے دیا اور دوپٹہ چُن کر دیا حالانکہ اس سے پیشتر میری کوئی واقفیت آپؓ سے نہیں تھی۔

چراغ نامی ایک یتیم لڑکا آپؓ کے گھر میں پرورش پاتا رہا۔ وہ دو تین دیگر یتیم بچوں کے نام لے کر بیان کرتا ہے کہ ہم یتیم تھے اس لئے ہماری خاص طور پر خبرگیری رکھی جاتی تھی۔ حضرت اماں جانؓ کے سایہ میں ہم اس طرح زندگی گزارتے رہے ہیں جس طرح گھر کے ہی افراد ہوتے ہیں۔ اپنے بچوں کی طرح ہم کو بھی پیسے جیب خرچ کے ملتے تھے۔ کپڑے بھی اماں جانؓ خود بنواکر دیتی تھیں۔ وہ شفقت ہم نے اپنی ماں میں بھی نہیں دیکھی۔

مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایمن آبادی کی ہمشیرہ حضرت اماں جانؓ کے پاس ہی رہا کرتی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں جب اُس کی شادی ہوئی تو آپؓ نے ساٹھ روپیہ کا طلائی گلوبند جو تین تولے خالص سونے کا تھا، اُسے تحفۃً عطا فرمایا۔

مائی امام بی بی صاحبہ کہتی ہیں کہ مَیں نے بعض ایسی غریب لڑکیوں کو دیکھا ہے کہ جن کو کوئی پاس نہ بیٹھنے دے مگر حضرت اماں جانؓ نے اُن کے کپڑوں کی بدبو وغیرہ کا خیال نہ کرکے اُن کے سروں کو صاف کیا۔ ...... کثرت سے عورتیں آپؓ کی ملاقات اور زیارت کو آتی رہتی ہیں، مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؓ نے کبھی گھبراہٹ کا اظہار کیا ہو یا چہرہ پر شکن آیا ہو۔ کبھی اپنی زبان سے نہیں کہتیں کہ چلی جاؤ۔

......❀......❀......❀

## حضرت راجہ عطامحمد خان صاحبؓ

حضرت راجہ عطامحمد خانصاحبؓ کا شمار حضرت مسیح موعودؑ کے اوّلین صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ آپؓ کے والد راجہ شیر احمد خان صاحب کرناہ درادہ کے حکمران تھے۔ مہاراجہ گلاب سنگھ کے زمانہ میں اُنہیں اسیر سلطان بناکر کشمیر میں باڑی پورہ، نونہ مئی وغیرہ بطور جاگیر دیئے گئے۔ حضرت راجہ عطامحمد خان صاحبؓ کے بارہ میں ایک مضمون مکرم راجہ نصیر احمد خان صاحب کے قلم سے ماہنامہ "مشکوٰۃ" قادیان جون ۲۰۰۲ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت راجہ صاحب کا تعلق اہلحدیث فرقہ سے تھا۔ دنیوی تعلیم کے علاوہ قرآن و حدیث کے ماہر تھے۔ علم طب پر بھی عبور تھا اور لوگوں کا علاج مفت کرتے تھے۔ ترقی کرتے کرتے وزیر بن گئے اور کشمیر کے علاوہ گلگت میں بھی تعینات رہے۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کا اشتہار پڑھا تو بہت متاثر ہوئے اور دعاؤں میں لگ گئے۔ رؤیا میں حضور علیہ السلام کی صداقت کا انکشاف ہوا۔ اُن دنوں آنکھوں میں موتیابند کی وجہ سے بیمار تھے اس لئے اپنے چھوٹے بھائی حضرت راجہ محمد صدر خان صاحبؓ کو حضورؑ کی خدمت میں سلام پہنچانے کے لئے قادیان روانہ کیا۔ وہ پاپیادہ پیر پنچال سے ہوتے ہوئے براستہ جموں و سیالکوٹ، قادیان پہنچے۔ ۱۲ دن یہاں رہ کر حضورؑ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اپنے علاقہ کا پہلا احمدی ہونے کا شرف حاصل کیا۔ جب واپس جاکر حضرت راجہ عطامحمد خانصاحب کو سارے حالات سے آگاہ کیا تو آپ زار زار روئے اور باوجود بیماری کے، اپنے بیس سالہ بیٹے حضرت راجہ یار محمد خان صاحبؓ اور چند معتمد ملازمین کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے۔ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی مصافحہ کیا اور فرط جذبات سے زمین پر گر پڑے۔ حضورؑ نے خود اٹھایا اور شربت منگواکر پلایا۔ پھر دستی بیعت کا شرف عطا فرمایا اور آپؓ کو اجازت دی کہ لوگوں سے حضورؑ کی بیعت لے لیا کریں۔ پھر آپؓ کو علاج کے لئے لاہور جانے کو کہا اور فرمایا کہ انشاء اللہ آپ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔ چنانچہ علاج کے بعد آپؓ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہوگئیں۔ آپؓ دوبارہ قادیان آئے اور کچھ عرصہ مزید رہ کر روحانی فیض لے کر کشمیر واپس پہنچے اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع کردیا۔

قادیان سے واپسی پر آپؓ اپنے بیٹے اور ایک ملازم کے ہمراہ گڑھی حبیب اللہ کے رئیس خان محمد حسین کے ہاں مقیم ہوئے۔ وہاں پر ملّاؤں نے احمدیوں کو واجب القتل قرار دے رکھا تھا۔ جب اُنہیں آپؓ کی آمد کا علم ہوا تو ملّاؤں نے خان محمد حسین کو آمادہ کیا کہ ثواب کی خاطر اُسے آپؓ کو قتل کروادینا چاہئے۔ وہ ملّاؤں کی باتوں میں آگیا اور اُس نے آپؓ کے قتل کے لئے آدمی بھی مقرر کردیئے۔ جب آپؓ اپنے بستر پر لیٹے اور ابھی سوئے ہی تھے تو حضرت مسیح موعودؑ آپؓ کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا کہ راجہ صاحب! آپ اسی وقت یہاں سے اٹھ کر چلے جائیں، آپ کے قتل کا منصوبہ بن چکا ہے۔ آپؓ نے فوراً اپنے بیٹے اور ملازم کو جگایا اور خاموشی سے پیدل ہی چل پڑے۔ صبح کے وقت نماز ادا کی۔ دیکھا تو محمد حسین کا وزیر گھوڑے پر آپؓ کی طرف آرہا ہے۔ اُس نے کھانا آپؓ کو پیش کیا اور پوچھا کہ آپؓ کو اس منصوبہ کا علم کیسے ہوا تھا۔ ساری بات کھل جانے پر وزیر بہت متأثر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد جب راجہ صاحب دوبارہ قادیان گئے تو پھر خان محمد حسین کے پاس ٹھہرے۔ اُس نے اپنے فعل پر اظہار ندامت کیا اور معافی مانگ کر خاطر مدارات میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

آپؓ کی نیکی اور راست بازی مسلمہ تھی۔ بہت سارے اقربا اور ملازمین نے احمدیت قبول کرلی۔ ۲؍محرم الحرام ۱۸۹۸ء کو آپؓ نے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس میں تحریری شہادت پیش کی کہ کس طرح آپؓ پر حضورؑ کی صداقت منکشف ہوئی۔ پھر شرائط بیعت سنائی گئیں اور دیگر مسائل پر تقاریر ہوئیں۔ شام تک آپؓ کے ہاتھ پر ۸۰؍افراد نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

حضرت راجہ صاحبؓ کی کچھ ذاتی زمین چک ایمریچھ (ڈیسنڈ) میں واقع تھی۔ آپؓ نے وہیں آخری ایام گزارے اور ۱۴؍اپریل ۱۹۰۴ء کو وفات پائی اور چک ایمریچھ میں اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپؓ کے فرزند حضرت راجہ یار محمد خان صاحبؓ جو کرگل کے نائب تحصیلدار بھی رہے، صرف ۲۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ تاہم حضرت راجہ صاحبؓ کی نسل اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہے اور جماعتی خدمت کی بھی سعادت پارہی ہے۔

......❀......❀......❀

## برموداکے جزائر

ماہنامہ "تشحیذالاذہان" ربوہ اپریل ۲۰۰۲ء میں برموداکے پُراسرار جزائر کے بارہ میں معلومات پیش کی گئی ہیں۔ ۱۴۵؍جزائر اور چٹانوں پر مشتمل یہ امریکہ کے مشرقی ساحل سے قریب بحراوقیانوس میں واقع ہیں اور ان کا کُل رقبہ ۵۴ کلومیٹر ہے۔ ۱۲۰ جزائر کے اپنے نام ہیں جن میں سے صرف ۲۰ پر انسانی آبادی ہے۔ ان میں سے سب سے بڑا "گریٹ برمودا" ہے جسے ۱۵۳۰ء میں ایک ہسپانوی ملاح Juan Bermuda نے دریافت کیا تھا۔

برمودا جزائر میں کوئی دودھ دینے والا جانور نہیں پایا جاتا، نقصان دہ حشرات اور رینگنے والے جانور بھی نہیں پائے جاتے۔ مچھلیوں اور کیکڑوں کی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ یہاں کی آبادی کی اکثریت انگریزی بولتی ہے اور کچھ حصہ پرتگالی سے بھی واقف ہے۔ یہاں کے پانیوں میں ایک عنصر نہایت عجیب ہے اور وہ سفید پانی ہے جو فضا میں سے بھی کافی فاصلہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

۵؍دسمبر ۱۹۴۵ء کو پانچ طیاروں پر مشتمل ایک فلائٹ اس علاقہ میں پرواز کے دوران مکمل طور پر غائب ہوگئی۔ صرف ایک طیارے کے پائلٹ کے آخری الفاظ یہ سنے گئے: "ہمیں نہیں معلوم کہ اس وقت ہم کہاں ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم راستہ بھٹک گئے ہیں"۔ بعد میں گمشدہ طیاروں کی مدد اور تلاش کے لئے بھجوائے جانے والے طیارے کا بھی کوئی نشان نہ مل سکا۔ اسی طرح کئی ایسے واقعات پیش آئے جن میں ہوائی جہاز اور بحری جہاز اس علاقہ میں غائب ہوگئے۔ اگرچہ سائنسدان ان واقعات کی کوئی حتمی توجیہ پیش نہیں کرسکے لیکن برطانوی سائنسدان ڈاکٹر بین کلینل کا نظریہ قرین قیاس ہے جس کے مطابق سمندر کی تہہ سے خارج ہونے والی میتھین گیس ان حادثات کی وجہ ہے۔ گیس کے یہ آبدیدے سمندر سے نکل کر آلو جتنے موٹے بلبلوں کی صورت میں پانی کی سطح پر آجاتے ہیں۔ گرم بلبلوں سے نکلنے والی گیس سے پانی کی کثافت اتنی کم ہوجاتی ہے کہ پانی کی سطح پر تیرنے والا کوئی بھی جہاز پتھر کی طرح پانی میں ڈوب جاتا ہے اور یہ گیس جب ہوا میں شامل ہوجائے تو چونکہ یہ بھڑک کر آگ پکڑنے والی گیس ہے اس لئے اُڑتے ہوئے جہاز کے گرم انجن اس کی زد میں آتے ہی آگ پکڑ لیتے ہیں۔

تاہم ابھی تک کسی ایک نظریہ پر سائنسدان بھی متفق نہیں ہوسکے اس لئے اس جزیرہ کا ایک نام "شیطان کا جزیرہ" بھی ہے۔

# Muslim Television Ahmadiyya
## Programme Schedule for Transmission
13/12/2002 – 19/12/2002

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344*

### Friday 13th December 2002
13 Fatah 1381
08 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
01:00 Yassarnal Qur'an: Correct pronunciation of the Holy Qur'an. Programme no. 45
01:30 Majlis-e-Irfan: Question and answer session in Urdu. Rec: 19.10.01
02:10 MTA Sports: Volleyball final. All Rabwah Volleyball tournament.
03:15 Around the Globe: A documentary about Yellow Stone.
04:15 Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
04:40 Spotlight: An Urdu speech on 'The importance of congregational prayers'.
05:00 Homoeopathy Class: Class no. 105. Rec: 22.08.95
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:35 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 402
07:40 Saraiki Service: A discussion on Seerat-un-Nabi (saw). Programme no. 26
08:25 Swahili Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy prophet Muhammad (saw) with its Swahili translation.
08:35 Majlis-e-Irfan: Q/A Session in Urdu. Rec. 19.10.01
09:15 Spotlight: A talk with Razzaq Mehmood Tahir.
09:45 Spotlight: An Urdu speech. ®
10:05 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
10:30 Indonesian Service: Variety of programmes in the Indonesian language.
11:30 Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion on the Holy Prophet (saw).
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.
13:00 Friday Sermon: Delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
14:00 Bengali Mulaqaat: A sitting with Bengali speaking guests. Rec. 09.07.02
15:00 Friday Sermon: ®
16:00 French service: Various programmes.
17:00 German service: Various programmes.
18:05 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 402
19:10 Arabic service: Various programmes.
20:10 Yassarnal Qur'an: ®
20:30 Majlis-e-Irfaan: ®
21:15 Friday Sermon: ®
22:30 Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:55 Homoeopathy Class: Class no. 105

### Saturday 14th December 2002
14 Fatah 1381
09 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
00:50 Yassarnal Qur'an: Programme no. 7
01:15 Q&A Session by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
02:15 Kehkashaan: An Urdu discussion on the topic of fasting.
03:00 Urdu Class: Session no. 496 with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
04:00 Quiz Anwar-ul-Uloom: A quiz programme.
05:05 Mulaqaat: A sitting with German friends.
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: A regular sitting with Arabic guests. Session no. 393 rec. on 21.04.98
07:35 French Service: Classe des Enfants no. 30
08:45 Dars-ul-Qur'an: Session no. 17 rec. on 29.01.97
10:20 Indonesian service: Variety of programmes.
11:20 Kehkashaan: An Urdu discussion.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:50 Urdu class: Session No. 496 Rec: 05.06.99
14:00 Bangla Shomprochar: Variety of programmes.
15:00 Children's Class with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad in the English language.
16:05 French Service: ®
17:05 German Service: Various Programmes.
18:10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 403 Rec. on 13.05.98
19:10 Arabic service: Various programmes in the Arabic language.
20:10 Yassarnal Qur'an: Programme No. 7
20:35 Q&A Session Rec. on 19.04.98
21:35 Children's Class: Held in the English language.
22:45 Mulaqaat: Sitting with German friends.

### Sunday 15th December 2002
15 Fatah 1381
10 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children's class: Held on 23.06.01
01:30 Q&A Session: With English speaking friends held on 24.11.95
02:30 Spotlight: An introduction to Hadhrat Musleh Maud (ra) books.
03:05 Friday Sermon: ®
04:05 Tahrik-e-Ahmadiyyat: A quiz based on the history of Ahmadiyyat. Programme no. 38
04:40 Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Sawat'.
05:00 Mulaqaat: A weekly sitting of Lajna with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:40 Liqaa Ma'al Arab session No. 401.
07:45 Spanish services: Translation of Friday Sermon recorded on 22.11.85
08:40 Moshaa'irah presented by Jama'at Ahmadiyya Wah Cant.
09:40 Tahrik-e-Ahmadiyyat: ®
10:15 Indonesian Service: Various Items.
11:15 Discussion: An introduction to Hadhrat Masih Maud (as) books.
12:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan: Q/A Session in Urdu.
14:00 Bangla Shomprochar: Various items.
15:05 Mulaqaat: ®
16:05 Friday Sermon: ®
17:05 German Service: Various Items.
18:10 Liqaa Ma'al Arab: Session No: 401
19:15 Arabic Service: Various Items.
20:45 Q&A session with Hazoor and Urdu speaking friends. Rec. on 24.11.95
21.55 Moshaa'irah: ®
22:55 Mulaqaat: ®

### Monday 16th December 2002
16 Fatah 1381
11 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News.
01:00 Kadak: children's programme in Urdu. Part 2.
01:25 Q&A Session: Held on 07.06.98.
02:25 Ruhaani Khazaa'en: A quiz in Urdu based on the books of the Promised Messiah (as).
03:00 Urdu Class: With Hazoor.
04:15 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 02.09.01
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Sitting with Arabic speaking guests. Session no. 408 Rec: 25.05.98
07:30 Chinese Programme: Reading from the Chinese book 'Islam among Religions'.
08:05 Spotlight: An interview with Sahibzadi Amtul Qadeer.
08:45 Q&A Session: Hazoor and English speaking friends. Rec: 07.06.98
09:50 Khutabaat-e-Imam: A quiz about the Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad.
10:20 Indonesian Service: A variety of programmes
11:30 MTA Travel: A tour to Istanbul.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.497 ®
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items.
15:05 Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 02.09.01.
16:00 French Service: Various Items.
17:00 German Service: Various Items.
18:05 Liqa Ma'al Arab: Session No.408 ®
19:10 Arabic Service: Various Items.
20:10 Kadak: ®
20:45 Q&A: Rec: 07.05.98
21:50 Ruhaani Khazaa'en: A quiz programme in Urdu.
22:20 Rencontre Avec Les Francophones: ®
22:45 Barataat-e-Khalifat: A programme about Hadhrat Khalifatul Masih I.
23:30 MTA Travel: A tour to Istanbul.

### Tuesday 17th December 2002
17 Fatah 1381
12 Shawwal 1423

00:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
00:55 Waaqifeen-e-Nau: An educational and entertaining programme for children.
01:35 Ilmi Khutabaat: An Urdu speech on 'The revival of Islam'.
02:30 Medical matters: a lecture on heart surgery.
03:15 Around the Globe: A documentary on NASA and the Aeroplane, Part 6.
04:15 Lajna Magazine: programme no. 38
05:00 Mulaqaat: A weekly sitting with Bengali guests. Rec: 03.09.02
05:25 Exhibition: Annual exhibition of Khuddam-ul-Ahmadiyya, Pakistan.
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:35 Liqa Ma'al Arab: Session No: 409 Rec: 02.06.98
07:35 MTA Sports: Table Tennis Finals.
08:00 Spotlight: An Urdu speech on 'Hadhrat Masih Maud's (as) spirituality and purity'.
08:45 Dars-ul-Qur'an: Rec. on 30.01.97
10:15 Indonesian Service: Various Items.
11:15 Medical matters: ®
12:05 Tilaawat, Dars-ul-Qur'an, MTA News.
12:55 Q/A Session : ®
14:00 Bangla Shomprochar: Various Items.
15:05 Mulaqaat: Sitting with German friends.
16:05 French service: Learning French.
16:35 French Service: Various programmes.
17:05 German Service: Various Items.
18:10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.409 ®
19:10 Arabic Service: Various programmes.
20:10 Waaqifee-ne-nau: An educational and entertaining programme for children.
20:50 Ilmi Khitabaat: Speech on 'Fazeelat Qur'an-the high status of the Holy Qur'an'.
21:45 Around the Globe: ®
22:45 From The Archives: Friday Sermon. Rec: 21.12.90

### Wednesday 18th December 2002
18 Fatah 1381
13 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
00:55 Guldastah: Children's programme no. 7
01:30 Reply to Allegations: Rec. on 14.07.94
02:35 Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 39
03:00 Urdu Class: With Hazoor.
04:15 Seerat Hadhrat Musleh Maud (ra): programme no. 2.
05:00 From the Archives: Friday sermon Rec. on 21.12.90
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 410 rec. on 03.06.98
07:30 Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet (saw).
08:15 Swahili Dars-e-Hadith: Sayings of the Holy prophet (saw) translated in Swahili.
08:55 Reply to Allegations: ®
10:15 Indonesian Service: Various Items.
11:15 Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA): programme no. 2.
12:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
12:50 Urdu Class: ®
14:00 Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:05 From the Archives: Rec. on: 21.12.90
16:05 Rencontre Avec Les Francophones: A question and Answer held on 01.05.01
17:05 German Service: Various Items.
18:10 Liqaa Ma'al Arab: ®
19:10 Arabic Service: Various Items.
20:25 From The Archives: F/S Rec: 17.12.90
21:25 Guldastah: ®
22:00 Hamaari Kaa'enaat: Programme no. 39
22:25 Reply to allegations: Rec: 30.03.94
23:25 Seerat Hadhrat Musleh Maud (RA): ®

### Thursday 19th December 2002
19 Fatah 1381
14 Shawwal 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Waaqifeen-e-Nau: A programme for children.
01:25 Q&A Session: Held on 15.02.98 Part 2.
02:25 Photography: A series of lessons in Photography.
03.15 Canadian Horizon: Class No. 52.
04:25 Computers for everyone: Lectures on how to use a computer.
04:55 Tarjamatul Qur'an Class: No. 2789 Rec: 21.10.98
06:05 Tilaawat, MTA International News.
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session no. 411
07:30 Sindhi Muzakarah: An introduction to Ahmadiyyat.
08:00 Sindhi Muzakarah: Hadhrat Masih Maud (as) love for the Holy Prophet (saw).
08:45 Q&A Session: ®
09:45 Sang-e-Meel: Scientific inventions and their inventors. Topic: 'Invention of brakes.'
10:15 Indonesian Service: Various items.
11:15 Photography: ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50 Q&A Session: With English speaking friends.
13:55 Bangla Shomprochar: Various Programmes.
15:00 Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 20.10.98
16:00 French Service: Various items.
17:00 German Service: Various items.
18:05 Liqa Ma'al Arab: ®
19:05 Arabic Service: Daily items.
20:05 Waaqifeen-e-Nau: ®
20:30 Q&A Session: ®
21:35 Photography: ®
22:10 Sang-e-Meel: ®
22:35 Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 279
23:35 MTA Travel: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
*English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,*
Prepared by the MTA Scheduling Department.

**Al Fazl International Weekly, London**

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, December 13, 2002 | Issue No. 50

# حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

## کائنات اور ماہرین فلکیات

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت ایک صدی سے دنیا کو یقین دلاتے آرہے ہیں کہ اس کائنات کا مقصود آنحضرت ﷺ کی خدا نما شخصیت ہے اس لئے یہ دنیا ختم نہیں ہو سکتی جب تک ساری دنیا رحمۃ للعالمین کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو جائے اور تمام ممالک کا مرکزی قانون قرآن مجید اور مرکز انسانیت خانہ کعبہ نہ قرار پائے۔

اس کے برعکس مادّہ پرست سائنسدان عرصہ سے کائنات کی جلد تباہی کی پیشگوئیاں کرتے آرہے ہیں جو سراسر غلط ثابت ہو چکی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق دو امریکی پروفیسرز نے جو ماہر فلکیات سمجھے جاتے ہیں انتباہ کیا ہے کہ کائنات ادھیڑ عمر کی ہو چکی ہے اور جلد تباہ ہو سکتی ہے۔ (اخبار 'دن' لاہور۔ ۲۳؍اکتوبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۱)

......☆......☆......☆......

## بہروپیئے، عالم دین کے بھیس میں

پاکستان کے ایک احراری کالم نویس جناب حافظ شفیق الرحمٰن کے قلم سے:

"چند غلط کار اگر عالم دین کا ماسک اپنے چہروں پر چڑھا کر مفادات کی سرکس میں اِدھر اُدھر قلابازیاں کھاتے نظر آرہے ہیں تو ان بازیگروں کو عالم دین تسلیم کرنا دین کو گالی دینے کے مترادف ہے۔ ......علماء کے حوالے سے قلم کاروں اور کالم کاروں سے اکثر یہی "اجتہادی غلطی" ہوتی ہے کہ وہ بہروپیوں کو عالم دین قرار دے کر اور شعبدہ بازیوں کو دینی علم تسلیم کرکے قلم کلہاڑے کی پیہم ضربوں سے شجر دین ہی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں"۔

(روزنامہ 'دن'۔ ۱۷؍اکتوبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۵)

......☆......☆......☆......

## پاکستان۔ فراڈ اعظم (مولوی فضل الرحمٰن)

ہفت روزہ 'زندگی' لاہور ۲۶؍فروری تا ۱۴؍مارچ ۱۹۹۴ء صفحہ ۴۰ کا ایک سنسنی خیز اقتباس:

"ہفت روزہ 'زندگی' ۲۸؍جنوری ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں جمعیت علماء اسلام پاکستان (ف) کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا فضل الرحمٰن کا انٹرویو شائع ہوا تھا جسے نیویارک سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "اردو ٹائمز" نے بھی نقل کیا۔ مولانا صاحب ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"جہاں تک پاکستان کی اساسیت کا سوال ہے تو یہ فراڈ اعظم تھا جو اسلام کے نام پر کھیلا گیا۔ پاکستان کا وجود اسلام کے لئے قطعاً نہ تھا بلکہ مغربی سیاسی سسٹم کو بچانے کے لئے اس کو غلط ہاتھوں کے ذریعہ وجود میں لایا گیا۔ یہ سب فراڈ تھا جو اسلام کے نام پر کھیلا گیا"۔

پاکستان کے نامور شاعر روحی کنجاہی کا دردو الم میں ڈوبا ہوا تازہ کلام ؎

تُو جہاں کو چھوڑ گیا، اس سے بہت پیچھے ہیں
سچ یہی ہے کہ ہمیں تجھ سے ندامت ہے بہت
گھر کے بونوں میں گئے اپنے بھی قد سے ہم لوگ
اب تو تیرے قدو قامت کی ضرورت ہے بہت

# مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰۰۲ء

مؤرخہ ۶، ۷، ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع اسلام آباد (یوکے) میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں ۱۱۲۲؍خدام اور ۵۷۵؍اطفال شامل ہوئے۔ اس طرح خدام واطفال کی مجموعی تعداد ۱۶۹۷؍رہی جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد ۱۵۹۶ تھی۔

خدام واطفال نے جمعۃ المبارک کے روز مسجد بیت الفضل لندن میں ہونے والی سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان میں شرکت کی۔ اگرچہ یہ مجلس عرفان اردو زبان میں ہوتی ہے لیکن اُس روز انگریزی دان خدام و اطفال کے لئے خاص طور پر انگریزی زبان میں رواں ترجمہ کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

اجتماع کے دوران متعدد علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ امسال ایک کلوز سرکٹ ٹی وی سے، جسے "اجتماع ٹی وی" کا نام دیا گیا تھا، مختلف نشریات پیش کی جاتی رہیں جن میں نظمیں اور اجتماع کی مارکی میں ہونے والے پروگرام شامل تھے۔ امسال اجتماع کا پروگرام پہلی بار ایک مختصر کتابچہ کی شکل میں شائع کیا گیا تھا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے دلچسپ مضامین بھی شامل تھے۔

ہفتہ کے روز مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے خدام واطفال سے خطاب کرتے ہوئے بچوں کی تربیت پر زور دیا اور بتایا کہ سچائی کو تربیت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نیز اچھے کردار کا مظاہرہ کرنا بھی ضروری ہے جسے بچے نقل کریں۔ آپ نے مزید کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے بعض اراکین کا تعلق دنیا کے مختلف حصوں سے ہے اور یہ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب انچارج فرنچ ڈیسک نے دو مختلف اجلاسات میں نماز کی اہمیت اور اس کے آداب پر روشنی ڈالی۔ آپ نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے مختلف مثالیں بیان کرتے ہوئے اپنے مضمون کی وضاحت کی۔ اُس زمانہ کے عرب معاشرہ کی حالت زار کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ نے اُس معاشرہ کی کایا ہی پلٹ دی۔ پس دعاؤں کی طاقت سے ہمیں بھی اپنی زندگیوں اور اپنے حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

ہفتہ کی شام لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا۔ اس موقع پر خدام کا ترانہ بھی پیش کیا گیا۔ پھر ایک مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے اپنی زندگی اور تین خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ (سیدنا حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے ایمان افروز واقعات کے حوالہ سے خدام کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس موقع پر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے بھی خدام و اطفال کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرنا پڑی جس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اور پھر "باربی کیو" ہوا جس میں تمام علاقوں نے اپنا علیحدہ انتظام کیا ہوا تھا جبکہ ایک مرکزی باربی کیو کا بھی اہتمام تھا جس سے مہمان لطف اندوز ہوئے۔

دونوں روز اجتماع کے باقاعدہ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جو مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے ان میں تلاوت، نظم خوانی، معلومات عامہ، تقریر، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، روک دوڑ اور اتھلیٹکس وغیرہ شامل تھے۔

اجتماع کے اس آخری دن متعدد علماء نے خدام واطفال سے خطاب بھی کیا۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "ذکر حبیبؑ" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے نماز اور وضو کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پاکیزہ سیرت بیان کی۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں خدام واطفال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ سال ۱۱؍ستمبر کے واقعات کے بعد مختلف نشریاتی پروگراموں اور اخبارات ورسائل میں اسلام کی صحیح تصویر کشی نہیں کی گئی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم احمدیت کی تعلیم کی روشنی میں اُن اعتراضات کا جواب دیں جو اسلام پر کئے جاتے ہیں اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے بتایا کہ تبلیغ کے لئے ایسی مجالس سوال وجواب بہت کامیاب ثابت ہورہی ہیں جن میں مختلف فکر اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد مدعو کئے جاتے ہیں۔ آج کے دَور میں لوگوں کی ان مجالس میں دلچسپی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ اسلام کی اُس حسین تعلیم کو جاننا چاہتے ہیں جو احمدیت کے ذریعہ پیش کی گئی ہے۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم و محترم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ نے کی۔ اس موقع پر مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے شامل ہونے والے خدام کا شکریہ ادا کیا نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی یاددہانی کروائی۔ محترم نواب منصور احمد خانصاحب نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا سہ روزہ اجتماع مختلف پروگراموں کو سمیٹتا ہوا بخیروخوبی اتوار کی شام اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: فرخ سلطان)

---

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔